سورہ نحل

یہ سورۃ بھی مکی ہے اور اسی مضمونِ سابق کو آگے بڑھاتے ہوئے قیامت پہ دلائل ارشاد فرمائے جا رہے ہیں اور اللہ کی مختلف تخلیقات کو اس کی وحدانیت پہ دلائل کی صورت میں بیان کیا گیا ہے جن میں شہد کی مکھی کا تذکرہ بطورِ خاص ہے لہٰذا اس سورہ کا نام ہی نحل ہے۔

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۹ رُبَمَا ۱۴

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ
اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ
مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ
وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾
وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا
بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾
وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا
وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

سورہ نحل مکی ہے اور اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
خدا کا حکم (یعنی عذاب گویا) آ ہی پہنچا تو (کافرو) اس کے لئے جلدی
(۱) مت کرو۔ یہ لوگ جو (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک اور بالاتر ہے
وہی فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں
سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو) بتا دو
کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرو ﴿۲﴾
اسی نے آسمانوں اور زمین کو مبنی برحکمت پیدا کیا۔ اس
کی ذات ان (کافروں) کے شرک سے اونچی ہے ﴿۳﴾
اسی نے انسان کو نطفے سے بنایا مگر وہ اس (خالق)
کے بارے میں علانیہ جھگڑنے لگا ﴿۴﴾
اور چارپایوں کو بھی اسی نے پیدا کیا۔ ان میں تمہارے لئے
(۵) جڑاول اور بہت سے فائدے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو
اور جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل)
چرانے لیجاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت و شان ہے ﴿۶﴾
اور (دور دراز) شہروں میں جہاں تم زحمت شاقہ کے
بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لیجاتے ہیں کچھ شک
(۷) نہیں کہ تمہارا پروردگار نہایت شفقت والا اور مہربان ہے
اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہارے
(۸) لئے رونق و زینت (بھی) ہیں۔ اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں

—o—

THE BEE

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. The commandment of Allah will come to pass, so seek not ye to hasten it. Glorified and Exalted be He above all that they associate (with Him)!

2. He sendeth down the angels with the Spirit of His command unto whom He will of His bondmen, (saying): Warn mankind that there is no god save Me, so keep your duty unto Me.

3. He hath created the heavens and the earth with truth. High be He exalted above all that they associate (with Him!)

4. He hath created man from a drop of fluid, yet, behold! he is an open opponent.

5. And the cattle hath He created, whence ye have warm clothing and uses, and whereof ye eat;

6. And wherein is beauty for you, when ye bring them home, and when ye take them out to pasture.

7. And they bear your loads for you unto a land ye could not reach save with great trouble to yourselves. Lo! your Lord is Full of Pity, Merciful.

8. And horses and mules and asses (hath He created) that ye may ride them, and for ornament. And He createth that which ye know not.

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾

اور سیدھا رستہ تو خدا تک جا پہنچتا ہے۔ اور بعض رستے ٹیڑھے ہیں (وہ اُس تک نہیں پہنچتے) اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو سیدھے رستے پر چلا دیتا ﴿٩﴾

9. And Allah's is the direction of the way, and some (roads) go not straight. And had He willed He would have led you all aright.

اسرار و معارف

پ ۱۴ رکوع ۷ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ ... الیٰ ... وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ (۱ تا ۹)

اہل مکہ مذاق اڑاتے اور وقوع عذاب کی تردید میں کہتے کہ بھئی وہ عذاب کہاں ہے جس سے روزانہ ڈرایا جاتا ہے ارشاد ہوا کہ گھبراؤ مت اللہ کا فیصلہ آپہنچا اور دنیا میں واقعی بہت تھوڑے عرصہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مسلسل شکستیں کھا کر ذلیل ہوئے کچھ قتل ہو گئے کچھ قیدی بنا لیے گئے اور پھر مکہ مکرمہ فتح ہو گیا اور سب غلام بن کر آپ ﷺ کی شفقتوں کے صدقے آزاد ہوئے حالانکہ اسباب دنیا کے لحاظ سے یہ سب ناممکن نظر آتا تھا اور ایسے ہی اگر دنیا کی عمر کے اعتبار سے دیکھا جائے تو قیام قیامت بھی آپہنچا ہے کہ اللہ کریم کا آخری نبی اور آخری کتاب آچکی اب جہان میں آخری اُمت ہی تو ہے کوئی نئی اُمت نہ آئے گی لہذا اب تو قیامت ہی آنے والی ہے لہذا فرمایا اللہ کی گرفت تو سر پہ کھڑی ہے اگر چندے مہلت نصیب ہے تو جلدی نہ کرو اور ان لمحات کو غنیمت جانو کہ اللہ تعالےٰ ہر عیب سے پاک اور بلند ہے جب اس نے فرما دیا کہ قیامت قائم ہو گی تو یقیناً ہو گی کہ اس کا ارشاد برحق ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں نہ برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے فیصلوں پہ اثر انداز ہو۔ رہی یہ بات کہ بھلا ہم صاحب عزت و وقار بھی تھے اور ہمارے بال سفید نہیں آج تک لوگ بزرگوں کے پیچھے چلے ہیں اور ہم ایک ایسے نوجوان کی پیروی کیسے اختیار کریں جو ہمارے سامنے پیدا ہوا پلا بڑھا تو یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ کس کو مقتدا بناتا ہے۔

بزرگی و قیادت

قیادت کی اہلیت سن و سال سے نہیں بلکہ اللہ کریم کے عطا کردہ علم سے ہوتی ہے اور یہ اس کی مرضی کہ اس نے اپنی نبوت و رسالت کیلئے کس کو پسند فرما لیا اور اس پہ وحی کا نزول فرمایا ایسے ہی ولایت کی سند

عمر نہیں کہ ہر بوڑھا آدمی ہی ولی کامل ہو بلکہ اللہ کا عطا کردہ نور ہے جس سینے میں وہ بھر دے ہاں وحی جب بھی اور جس پہ بھی آئی اسی نے سب سے پہلے اللہ کی توحید کی طرف دعوت دی اور یہ کتنی عجیب بات ہے کہ کم وبیش سوا لاکھ کے قریب نبی اور مختلف زبانوں اور مختلف خطہ ہائے زمین مبعوث ہوئے جو سب کے سب اپنے دور کے مانے ہوئے صاحب خرد لوگ تھے مگر سب ان دو باتوں ہی کی طرف بلاتے رہے اور پوری طرح ان باتوں پہ متفق رہے کہ اللہ وَحدَہٗ لاشریک ہے، اور معبود برحق ہے کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں دوسرے اسکی نافرمانی سے ڈرتے رہو کہ تمہیں حساب دینا ہوگا تو کیا یہ عقلاً محال نہیں کہ اتنے سارے لوگ کسی ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو صحیح نہ ہو۔ یہ بجائے خود بہت بڑی دلیل ہے۔

پھر تم جن ہستیوں کو اس کا شریک قرار دیتے ہو وہ سب مخلوق ہیں اور زمین و آسمان اور اس کی ہر شے کا خالق تو اللہ ہے جس نے بے شمار حکمتیں ان میں سمو دی ہیں بھلا مخلوق خالق کی شریک کیسے ہو سکتی ہے لہٰذا وہ ان سب باتوں سے پاک ہے جو تم نے گھڑ رکھی ہیں وہ ایسا قادر ہے کہ ایک ناپاک قطرے کو وجودِ انسانی کے لیے بیج کی حیثیت دے دی اور اسی کی تربیت فرما کر ایک پیکر حُسن یعنی انسان پیدا فرماتا ہے عجیب بات نہیں کہ پھر یہ تخلیق اپنے خالق کی ذات وصفات میں زبان درازی کرتی ہے اور جھگڑتی ہے بھلا یہ کیا انسان کو زیب دیتا ہے ہرگز نہیں۔

اسی نے تو چوپائے پیدا فرمائے جو تمہاری ضرورتیں پوری کرتے ہیں ان کے بال، کھال اور ہڈیاں تک تمہارے استعمال میں آتی ہیں بعض پال کر ان سے منافع کماتے ہو تو بعض کو اپنی غذا بناتے ہو بلکہ وہ تمہارا حسن ہیں ان کا صبح کو چرنے جانا اور پھر گھروں کو واپس آنا تمہاری شوکت بڑھاتا ہے آج کے جدید دور کا انسان بھی چوپاؤں اور قدرتی تخلیقات کا اتنا ہی محتاج ہے جتنے قدیم عرب تھے اور آج کی فارمنگ بھی اتنی نفع بخش اور باعثِ عزت ہے جتنی تب تھی۔

بعض جانوروں کو باربرداری کے کام میں لاتے ہو اور مشکل مقامات پہ تمہارے نقل وحمل کا کام کرتے ہیں جہاں خود تمہارے لیے چیزوں کا پہنچانا بہت دشوار ہو جاتا مگر تمہارا پروردگار کتنا کریم کس قدر شفقت والا اور کتنا ہی مہربان ہے اس نے تمہاری سواری کو گھوڑے خچر اور گدھے پیدا فرما دیئے جو ہر قسم کے راستوں پہ سفر کرتے ہیں اور تمہیں پہنچانے کا کام کرتے ہیں اور پھر اس پہ

بس نہیں تم نہیں جانتے کہ ابھی تمہاری سواری کو کیا کیا کچھ پیدا فرمائے گا کتاب اللہ کی یہ ایسی پیشگوئی ہے کہ آج تک کی سواری کی ساری ایجادات کے ساتھ آئندہ کی ایجادات کو بھی شامل ہے کہ ہر ایجاد محض چند چیزوں کی خصوصیات سے آگاہ ہو کر انہیں مختلف نسبتوں سے جوڑنے کا نام ہے جس کا شعور وہی ذات عظیم عطا کرتی ہے اور یہ سب دلائل ایک ہی سیدھے راستے کو روشن کر رہے ہیں جو اللہ کی اطاعت کا راستہ ہے مگر لوگوں نے اسے چھوڑ کر ٹیڑھے راستے اپنا لیے ہیں حالانکہ وہ قادر ہے چاہتا تو سب کو حکماً ایک ہی راہ پر ڈال دیتا مگر یہ اس کی حکمت کا تقاضا نہ تھا لہٰذا راہ واضح کر کے اختیار کرنا یا نہ کرنا خود انسان پہ چھوڑ دیا۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۰ تا ۲۱ — رُبَمَا ۱۴/۸

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ
مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَ
النَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳
وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ
لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً
تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۴
وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵
وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۱۶
اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا

وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے
درخت بھی (شاداب ہوتے) ہیں جنمیں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو ۱۰
اسی پانی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور
(اور اور بیشمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے)
غور کرنے والوں کیلئے اسمیں (قدرت خدا کی بڑی) نشانی ہے ۱۱
اور اسی نے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو کام
میں لگایا اور اُسی کے حکم سے ستارے بھی کام میں لگے ہوئے
ہیں۔ سمجھنے والوں کیلئے اسمیں (قدرت خدا کی بہت سی) نشانیاں ہیں ۱۲
اور جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اُس نے زمین میں پیدا کیں
(سب تمہارے زیر فرمان کردیں) نصیحت پکڑنے والوں کیلئے اسمیں نشانی ہے ۱۳
اور وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تاکہ اس میں سے تازہ گوشت
کھاؤ۔ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو جسے تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے
ہو کہ کشتیاں دریا میں پانی کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں۔ اور اسلئے بھی دریا
کو تمہارے اختیار میں کیا) کہ تم خدا کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ اسکا شکر کرو ۱۴
اور اُسی نے زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے کہ تمکو لیکر کہیں جھک نہ جائے
اور نہریں اور رستے بنا دیئے تاکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک آسانی سے جاسکو ۱۵
اور رستوں میں نشانات بنا دیئے اور لوگ ستاروں سے بھی رستے معلوم کرتے ہیں ۱۶
تو جو (اتنی مخلوقات) پیدا کرے کیا وہ ویسا ہے جو کچھ بھی پیدا

10. He it is Who sendeth down water from the sky, whence ye have drink, and whence are trees on which ye send your beasts to pasture.

11. Therewith He causeth crops to grow for you, and the olive and the date-palm and grapes and all kinds of fruit. Lo! herein is indeed a portent for people who reflect.

12. And He hath constrained the night and the day and the sun and the moon to be of service unto you, and the stars are made subservient by His command. Lo! herein indeed are portents for people who have sense.

13. And whatsoever He hath created for you in the earth of diverse hues, lo! therein is indeed a portent for people who take heed.

14. And He it is Who hath constrained the sea to be of service that ye eat fresh meat from thence, and bring forth from thence ornaments which ye wear. And thou seest the ships ploughing it that ye (mankind) may seek of His bounty, and that haply ye may give thanks.

15. And He hath cast into the earth firm hills that it quake not with you, and streams and roads that ye may find a way.

16. And landmarks (too), and by the star they find a way.

17. Is He then Who createth as him who createth not? Will

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا
يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾
اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ
ع اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾

نہ کر سکے تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۱۷﴾
اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو۔ بیشک
خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۸﴾
اور جو کچھ تم چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو سب خدا واقف ہے ﴿۱۹﴾
اور جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی
تو نہیں بنا سکتے بلکہ خود ان کو اور بناتے ہیں ﴿۲۰﴾
(وہ) لاشیں ہیں بے جان۔ ان کو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ
اُٹھائے کب جائیں گے ﴿۲۱﴾

ye not then remember?

18. And if ye would count the favour of Allah ye cannot reckon it. Lo! Allah is indeed Forgiving, Merciful.

19. And Allah knoweth that which ye keep hidden and that which ye proclaim.

20. Those unto whom they cry beside Allah created naught, but are themselves created.

21. (They are) dead, not living. And they know not when they will be raised.

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۸ - هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ... الی ... وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (۱۰ تا ۲۱)

وہ ایسا قادر ہے اور اتنا کریم ہے کہ تمہاری خاطر پانی کو کس طرح صاف کرکے بہترین بخارات کی شکل میں اوپر لے جا کر تم پہ برسایا جو خود تمہارے پینے کے استعمال میں بھی آتا ہے اور زمین پہ طرح طرح کا سبزہ اگاتا ہے جسے تمہارے مویشی چرتے ہیں اسی سے تمہارے لیے کھیتیاں اگاتا ہے اور طرح طرح کا سبزہ اگاتا ہے اور پھلدار درخت پیدا فرما کر ان پہ پھل لگاتا ہے جیسے زیتون کھجوریں، انگور اور طرح طرح کے پھل ایک سی زمین پہ ایک سا پانی برسا کر یہ بے شمار طرح کے سبزے درخت کھیتیاں اور پھل پھول اگانا اس کی قدرت کاملہ کی بہت بڑی دلیل ہے مگر فکر شرط ہے اگر کوئی غور کرے تو پائے گا اسی قادرِ مطلق نے شب و روز کا نظام تمہاری سہولت آرام اور ضرورت کے لیے تمہاری خدمت پہ لگا دیا اور سورج چاند ستاروں کو اسی کے حکم نے مسخر کر دیا ہے کہ نہ صرف شب و روز کے بنانے میں بلکہ موسموں کے تغیر و تبدل اور کھیتیاں اور پھل اگانے اور پکانے میں پوری پوری خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اگر عقل سلامت ہو تو یہ دلیلیں کم نہیں۔ ذرا دیکھو تو صرف زمین سے پیدا ہونے والی اشیا میں کیا رنگا رنگی ہے ذرا سوچنے سے اس کی عظمت سامنے آجاتی ہے کہ کتنا عظیم خالق ہے اس نے تو سمندروں تک کو تمہاری خدمت پہ لگا دیا نہ صرف بارش کا پانی مہیا کرتے ہیں بلکہ تمہیں مچھلی کی صورت میں تازہ گوشت فراہم کرتے ہیں اور اپنی تہ میں قیمتی جواہرات رکھتے ہیں جنہیں حاصل کر کے تم زیور اور سامانِ زینت بناتے ہو اور ذرا

دیکھو جہاز اور کشتیاں کیسے سمندروں، دریاؤں کا سینہ چیرتی ہوئی رواں دواں تمہیں دور دراز مقامات پر لے جاتی ہیں اور تلاشِ معاش اور کاروبار کا ذریعہ بنتی ہیں یہ سب انعامات اس لیے ہیں کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ صرف زمین کی ساخت ہی دیکھ لو اس نے اسے درست رکھنے کے لیے اس پہ بھاری پہاڑ سجا دیئے کہ ڈولنے نہ لگے اور تمہارا جینا دشوار نہ کر دے پھر ان بلندیوں پر برف جما کر اسے چشموں اور ندیوں کا سبب بنایا جو تمہارے لیے دریا بناتے ہیں اور ان میں تمہاری گذرگاہیں بنا دیں اور عجیب صورتیں بنا دیں کہ جن کو نشان بنا کر تم راستے پہچانتے ہو۔ اور ستاروں تک کو سمت بتانے کا ذریعہ بنا دیا۔

اب غور کرو جو یہ سب کچھ پیدا کرنے والا ہے کوئی بھی اس کی برابری کا دعوٰی کر سکتا ہے جس کا تخلیق میں کوئی حصہ نہیں بلکہ خود مخلوق ہے بھلا تم اتنی سی بات سمجھ نہیں پاتے اور مخلوق کو خالق کا شریک ٹھہرا لیتے ہو۔

اگر تم اپنا سارا زورِ علم صرف کر دو تو اللہ کریم کی نعمتوں کو جو وہ تمہیں دیتا ہے صرف شمار تک نہیں کر سکتے اور پھر وہ بہت بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے کہ گزشتہ کی توبہ کر کے اس کی بخشش و رحمت کو پا لو کہ آئندہ کے لیے بھی سدھر سکو۔ پھر یہ بھی جان لو کہ اس کی ذات سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تمہارے ظاہر و باطن سب سے آگاہ ہے اور جن ہستیوں کو اس کا شریک بنایا جاتا ہے اور نفع کی امید پر اللہ کی طرح پکارا جاتا ہے یا ان سے اس طرح ڈرتے ہو جیسا اللہ سے ڈرنا چاہیئے تو وہ سب کی سب خود مخلوق ہیں کسی ذرے کی بھی خالق نہیں ہیں اس کے دستِ قدرت میں مجبور و بے بس یہ تک نہیں جانتے کہ کب حشر بپا ہو گا اور کس گھڑی اللہ کے حضور حاضر ہونا پڑ جائے گا۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۲۲ تا ۲۵ رُبَمَا ۱۴/۹

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تمہارا معبود تو اکیلا خدا ہے۔ تو جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے دل انکار کر رہے ہیں اور وہ سرکش ہو رہے ہیں ﴿۲۲﴾

22. Your God is One God. But as for those who believe not in the Hereafter their hearts refuse to know, for they are proud.

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

یہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں خدا ضرور اس

23. Assuredly Allah knoweth that which they keep hidden and that which they proclaim.

وَمَا يُعْلِنُوْنَ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ
قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾
لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ ع

کو جانتا ہے۔ وہ (خدا) سرکشوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا ﴿٢٣﴾
اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار
نے کیا اتارا ہے تو کہتے ہیں کہ (وہ تو) پہلے لوگوں کی حکایتیں ہیں ﴿٢٤﴾
(اے پیغمبر ان کو بکنے دو) یہ قیامت کے دن اپنے (اعمال کے)
پورے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور جن کو یہ بےتحقیق گمراہ کرتے
ہیں ان کے بوجھ بھی (اٹھائیں گے) سُن رکھو کہ جو بوجھ یہ اٹھا رہے ہیں بُرے ہیں ﴿٢٥﴾

Lo! He loveth not the proud.

24. And when it is said unto them: What hath your Lord revealed? they say: (Mere) fables of the men of old,

25. That they may bear their burdens undiminished on the Day of Resurrection, with somewhat of the burdens of those whom they mislead without knowledge. Ah! evil is that which they bear!

اسرار و معارف

(پ ۱۴ رکوع ۹ - اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ .... الی .... اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۲۲ تا ۲۵)

اتنی بڑی کائنات کا خالق مالک اور پالنے والا جب اکیلا ہے تو وہی تمہارا معبود بھی ہے جو اکیلا عبادت کے لائق ہے۔ اور جو لوگ اس کی واحدانیت پہ یقین نہیں کرتے ان کے قلوب تباہ ہو چکے ہیں اور انکار کی مصیبت میں مبتلا ہیں کہ

قلب کی بیماری و صحت

قلب انسانی کا سب سے مہلک مرض عظمتِ الٰہی سے غافل ہو کر دوسروں سے امیدیں وابستہ کرنے میں ہے یعنی شرک اور اس کی صحت مندی کی علامت محبتِ الٰہی ہے لہٰذا جب قلب تباہ ہوتا ہے تو انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے جس کا اظہار منکرین کے کردار سے ہو رہا ہے اور بلاشبہ اللہ سے ان کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں وہ سب جانتا ہے جو یہ ظاہراً کرتے ہیں یا چھپ کر اور یہ جان لو کہ اللہ تکبر کرنے والوں کو کبھی اچھا نہیں جانتا ان کا حال یہ ہے کہ نہ صرف خود گمراہ ہیں بلکہ اگر کوئی پوچھے کہ رب کریم نے کیا نازل فرمایا تو کہہ دیتے ہیں محض قصہ کہانی ہے پہلے لوگ بھی اس طرح کے دعوے کرتے تھے اور خود کو نبی بتاتے اور یہی کہانیاں دہرایا کرتے تھے اب انہوں نے نقل کرنا شروع کر دیا۔ تو یوں انہیں گمراہ کر کے اپنے گناہوں کے ساتھ ان کی گمراہی کا سبب کا بوجھ بھی اپنے اوپر لاد رہے ہیں اور یہ خواہ مخواہ کا بوجھ جہالت کے باعث اپنے اوپر لاد رہے ہیں جو کہ بہت ہی بُرا ہے۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾

ان سے پہلے لوگوں نے بھی (ایسی ہی) مکاریاں کی تھیں تو خدا (کا حکم) انکی عمارت کے ستونوں پر آ پہنچا اور چھت اُن پر اُن کے اوپر سے گر پڑی۔ اور (ایسی طرف سے) اُن پر عذاب آ واقع ہوا جہاں سے اُن کو خیال بھی نہ تھا ﴿۲۶﴾

26. Those before them plotted, so Allah struck at the foundations of their building, and then the roof fell down upon them from above them, and the doom came on them whence they knew not.

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿۲۷﴾

پھر وہ ان کو قیامت کے دن بھی ذلیل کرے گا اور کہیگا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم جھگڑا کرتے تھے؟ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ آج کافروں کی رسوائی اور برائی ہے ﴿۲۷﴾

27. Then on the Day of Resurrection He will disgrace them and will say: Where are My partners, for whose sake ye opposed (My Guidance)? Those who have been given knowledge will say: Disgrace this day and evil are upon the disbelievers!

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾

(ان کا حال یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ) اپنے ہی حق میں ظلم کرنیوالے (ہوتے) ہیں تو مطیع و منقاد ہو جاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم کوئی برا کام نہیں کرتے تھے۔ ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اُسے خوب جانتا ہے ﴿۲۸﴾

28. Whom the angels cause to die while they are wronging themselves. Then will they make full submission (saying): We used not to do any wrong. Nay! Surely Allah is Knower of what ye used to do.

فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۲۹﴾

سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اب تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے ﴿۲۹﴾

29. So enter the gates of hell, to dwell therein for ever. Woeful indeed will be the lodging of the arrogant.

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۰﴾

اور (جب) پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ بہترین (کلام)۔ جو لوگ نیکوکار ہیں ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہے اور پرہیزگاروں کا گھر بہت خوب ہے ﴿۳۰﴾

30. And it is said unto those who ward off (evil): What hath your Lord revealed? They say: Good. For those who do good in this world there is a good (reward) and the home of the Hereafter will be better. Pleasant indeed will be the home of those who ward off (evil)—

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۱﴾

(وہ) بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہوں گے اُن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہاں جو چاہیں گے اُنکے لئے میسر ہوگا۔ خدا پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے ﴿۳۱﴾

31. Gardens of Eden which they enter, underneath which rivers flow, wherein they have what they will. Thus Allah repayeth those who ward off (evil),

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۲﴾

(ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے اُن کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے اُنکے بدلے میں بہشت میں داخل ہو جاؤ ﴿۳۲﴾

32. Those whom the angels cause to die (when they are) good. They say: Peace be unto you! Enter the Garden because of what ye used to do.

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۳۳﴾

کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے اُنکے پاس (جان نکالنے) آئیں یا تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آ پہنچے۔ اسی طرح اُن لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ اور خدا نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ﴿۳۳﴾

33. Await they aught save that the angels should come unto them or thy Lord's command should come to pass? Even so did those before them. Allah wronged them not, but they did wrong themselves.

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۳۴﴾ ع

تو اُن کو اُن کے اعمال کے برے بدلے ملے اور جس چیز کے ساتھ وہ ٹھٹھے کیا کرتے تھے اُس نے اُنکو (ہر طرف سے) گھیر لیا ﴿۳۴﴾

34. So that the evil of what they did smote them, and that which they used to mock surrounded them.

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۱۱ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ.... الی.... وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۲۶ تا ۳۴

جہاں تک اپنی حفاظت اقتدار اور غلبے کا تعلق ہے جسکی خاطر یہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے سے نہیں چوکتے تو اس کی مثالیں سامنے ہیں کہ ان سے پہلی کافر قوموں نے بہت تدبیریں کی تھیں اور بڑے دنیاوی اسباب جمع کئے تھے مگر تقدیر باری کے سامنے پیش نہ گئی اللہ کریم نے انہیں ایسے برباد کیا کہ بنیادوں تک سے اکھیڑ دیا اور ان کی چھتیں انہی پہ گر گئیں یعنی جو تدبیریں حفاظت کیلئے کی تھیں وہی تباہی کا باعث بن گئیں اور عذاب الٰہی نے ایسا پکڑا کہ وہ سمجھ ہی نہ پائے کہ یہ مصیبت کدھر سے آرہی ہے یہ تو دنیا کا حال تھا اصل خرابی تو میدانِ حشر میں ہوگی جب انہیں تمام عالم کے روبرو رسوا کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ وہ معبودانِ باطلہ کیا ہوئے کہاں گئے وہ عہدے اور مال منال جن کی خاطر اللہ کریم کی نافرمانی اور کفر کو اختیار کر لیا تھا اور اسی پر مصر تھے کہ ٹلنے کا نام نہیں لیتے تھے ان کا یہ حال دیکھ کر اہل حق کہہ اٹھیں گے کہ آج تو رسوائی اور عذاب کی حد ہو گئی اور گنہگار اپنے اصلی ٹھکانے پہ پہنچے۔ ایسے لوگ جن کی موت ہی کفر پہ آتی ہے تب وہ بھی اطاعت کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے تو جو بھلا جانا وہی کیا کوئی برائی نہیں کی اب بھی بات ماننے اور اطاعت کے لیے تیار ہیں تو ارشاد ہوگا کیوں نہیں بہت خوب کہتے ہو مگر جان لو تمہارا کوئی عمل ایسا نہیں جو اللہ کریم کے ذاتی علم میں نہ ہو لہٰذا دھوکا نہ دے سکو گے چلو جاؤ دوزخ کے دروازوں میں سے اپنی سزا کے مطابق داخل ہو جاؤ جہاں سے تمہیں کبھی باہر نہیں آنا بلکہ ہمیشہ وہیں رہو گے اور کتنا ہی برا ٹھکانہ ہے جہاں انہیں ان کا تکبر لے گیا۔

تبلیغ دین پر انعامات کا وعدہ

یہی بات جب اہل حق سے پوچھی جائے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا تو کہتے ہیں بہترین بات کہ دو عالم کی بھلائی اور کامیابی کی بات ہے لہٰذا ایسی نیکی کرنے والوں کے لیے یا اللہ کی بات اللہ کے بندوں تک پہچاننے والوں کیلئے دار دنیا میں بھی بھلائی ہے اللہ کی رضا اور سکون قلبی جیسی دولت ہے اور آخرت تو ہے ہی ایسے لوگوں کی بہترین

اوراہل تقویٰ کا گھر آخرت میں کتنا ہی بہترین ہے یا رہے یہاں تبلیغ دین سے مراد دین پر عمل کرتے ہوئے اسے اللہ کریم کی مخلوق تک پہچانا ہے ورنہ تبلیغ کے نام پر رسومات کا رواج نہ درست ہے نہ انعامات کے وعدہ کا سزاوار وہ ٹھکانہ خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے تابع ہیں بہنے والی نہریں اور ایسے عجیب باغ کہ اہل جنت جس چیز کی خواہش کریں گے ان میں موجود پائیں گے۔ اللہ کریم پرہیزگاروں کو ایسے ہی انعامات سے نوازے گا۔ ایسے لوگ جن کی موت حق پر آتی ہے اور فرشتے اسلام کی پاکیزگی اور ایمان کی طہارت پر ان کی ارواح قبض کرتے ہیں انہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔ ہماری تو ذمہ داری ہے کہ تمہارا تعلق حیات

موت کے فوراً بعد داخلے سے قبر کی وہ حالت مراد ہے جو اہل جنت کی ہوگی جس میں قبر کو جنت کا باغ فرمایا گیا ہے،

دنیا کا قطع کرتے ہیں مگر جنت تمہاری راہ دیکھ رہی ہے۔ لہٰذا سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ یہ تمہاری اطاعت کا انعام ہے۔

یہ کفار فرشتوں کی آمد کے منتظر ہیں یا اللہ کا فیصلہ سننے کا انتظار کر رہے ہیں کہ توجہ کر کے ایمان قبول نہیں کرتے یہی حال ان سے پہلے کفار کا تھا کہ کفر پر ہی مر گئے مگر توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو ایسا کر کے خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں اللہ نے تو ان سے کوئی زیادتی نہیں کی عقل و شعور بخشا نبی اور کتاب بھیجی حق کی طرف دعوت دی مگر ان کی اپنی بداعمالی ان کے راستے کی دیوار بن گئی بالآخر ان کے گناہوں کا نتیجہ ان کے سامنے آیا اور جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے اسی کے شکار ہوئے۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۳۵ تا ۴۰ ربما ۱۴ ۱۱

وَقَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ نَّحْنُ
وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے سوا کسی چیز کو پوجتے اور نہ ہمارے بڑے ہی (پوجتے) اور نہ اس کے (فرمان کے) بغیر ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔

35. And the idolaters say: Had Allah willed, we had not worshipped ought beside Him, we and our fathers, nor had we forbidden aught without (command from) Him. Even

شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾
وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا
أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ
فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ
عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾
إِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِي مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِينَ ﴿٣٧﴾
وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ
اللّٰهُ مَنْ يَّمُوتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَ
لِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كٰذِبِينَ ﴿٣٩﴾
إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنٰهُ أَنْ نَّقُولَ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ ع ۱۱

(اے پیغمبر) اسی طرح ان سے اگلے لوگوں نے کیا تھا۔ تو پیغمبروں کے
ذمے (خدا کے احکام کو) کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں (۳۵)
اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت
کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔ تو ان میں
بعض ایسے ہیں جنکو خدا نے ہدایت دی اور بعض ایسے
ہیں جن پر گمراہی ثابت ہوئی سو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو
کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا (۳۶)
اگر تم ان (کفار) کی ہدایت کیلئے للچاؤ تو جس کو خدا گمراہ کر دیتا
ہے اسکو وہ ہدایت نہیں دیا کرتا اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا (۳۷)
اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے خدا اسے
(قیامت کے دن قبر سے) نہیں اٹھائیگا۔ ہرگز نہیں۔ یہ (خدا کا)
وعدہ سچا ہے اور اسکا پورا کرنا اسے ضرور ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۸)
تاکہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دے
اور اسلئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے (۳۹)
جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری بات یہی ہے
کہ اسکو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے (۴۰)

so did those before them. Are the messengers charged with aught save plain conveyance (of the message)?

36. And verily We have raised in every nation a messenger, (proclaiming): Serve Allah and shun false gods. Then some of them (there were) whom Allah guided, and some of them (there were) upon whom error had just hold. Do but travel in the land and see the nature of the consequence for the deniers!

37. Even if thou (O Muhammad) desirest their right guidance, still Allah assuredly will not guide him who misleadeth. Such have no helpers.

38. And they swear by Allah their most binding oaths (that) Allah will not raise up him who dieth. Nay, but it is a promise (binding) upon Him in truth, but most of mankind know not,

39. That he may explain unto them that wherein they differ, and that those who disbelieved may know that they were liars.

40. And Our word unto a thing, when We intend it, is only that We say unto it: Be! and it is.

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۱۱ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ... الی ... كُنْ فَيَكُونُ ○ ۳۵ تا ۴۰

ذرا مشرکین کی دلیل دیکھئے کہ اگر ہم اللہ کی منشاء کے خلاف کر رہے ہیں اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے سوا کسی کی پوجا کی جائے تو ہمیں روک کیوں نہیں دیا جاتا ہم تو اگر وہ روک دے تو نہ کسی اور کی پوجا کر سکیں نہ ہم یا ہمارے باپ دادا بھی اس کی مرضی کے خلاف کوئی رسم ایجاد کر سکیں کہ کسی شے کو حلال قرار دے دیں یا کسی کو حرام گویا ان تمام امور میں اس کی رضا شامل ہے فرمایا یہی نہیں ان سے پہلے گذرنے والے اور تباہ ہونے والے کفار بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے مگر یہ اس قدر بودی بات ہے کہ جواب کے لائق ہی نہیں اور انبیاء کا کام تو اللہ کا حکم پہنچا دینا ہے جس میں کوئی غلط فہمی نہیں چھوڑتے اور کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں جیسے آپ بھی کر رہے ہیں یہاں مشرکین کی اس بات کو قابل جواب ہی نہیں مانا گیا کہ یہی تو فلسفہ تخلیق آدم ہے کہ اسے اللہ

کی رضا اور ناراضگی کا بتا دیا جائے پھر عمل کی مہلت دی جائے اور جو راہ وہ اپنے لیے اختیار کرے اسی کے انجام کو پائے ہاں کمی یہ تھی کہ انسان کو بتایا نہ جاتا تو اس پہلو کو بھی تشنہ نہ چھوڑا گیا

ہر قوم اور ہر ملک میں نبی مبعوث ہوئے یا ان کے نمائندے پہنچے

بلکہ ہم نے ہر قوم میں رسول اور نبی مبعوث فرمائے گویا ہر ملک اور قوم میں نبی بھیجے گئے وہ ہند ہو یا یورپ مغرب بعید ہو یا بلاد مشرق ہوں ہر ہر قوم میں نبی مبعوث ہوئے یا انبیاء کے نمائندے ان کی تعلیمات لے کر پہنچے ۔ اور یہ بات سمجھائی کہ عبادت صرف اللہ کا حق ہے اور اس کے سوا کسی کی عبادت کرنا شیطان کی پیروی ہے جس سے ہر حال بچو پھر ان میں بعض کو ہدایت بھی نصیب ہوئی جن میں کچھ قبولیت کی استعداد باقی تھی انہیں اللہ نے ہدایت دی اور باقی جن کے قلوب مردہ ہو چکے تھے اور گناہوں کی دلدل میں دھنس کر ہدایت کی حیات آفرینی سے بہت دور جا چکے تھے وہ گمراہ ہی رہے مگر رُوئے زمین ایسے گمراہوں اور کفار کے بُرے انجام کی شہادتوں سے بھرا ہوا ہے ذرا پھر کر دیکھو تو ۔ کہ ایسے لوگوں کا انجام کیا ہوا ۔

اگر دل اس قدر تباہ ہو جائے کہ ہدایت کی توفیق ھی کھو دے تو پھر نبی کی محنت سے بھی ہدایت نصیب نہیں ہوتی

اب آپ اگر شدید خواہش کے تحت ان سے بہت محنت بھی کریں تو یہ ہدایت نہ پاسکیں گے کہ انہوں نے گناہ کر کے اپنا تعلق ذات باری سے ایسا توڑ لیا ہے کہ اب اللہ انہیں ہدایت نہ دے گا اور نہ اس امر میں کوئی ہستی ان کی کوئی بھی مدد کر سکتی ہے ۔ یہ تو ایسے بدنصیب تھے کہ اللہ ہی کی بڑی بڑی قسمیں کھا کر دوسروں کو بھی گمراہ کرتے اور کہتے تھے کہ اللہ کبھی مُردوں کو زندہ کرے گا بھلا کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا کہ اس نے خود وعدہ کر رکھا ہے جسے پورا کرنا ہی حق ہے مگر یہ حقیقت اکثر لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی یہی زندہ کرنا ہی تو یہ بتانے کے لیے ہوگا کہ ان کے اختلافات کی حیثیت کیا تھی اور حق کیا تھا ۔ اور یہ تو اس لیے بھی ہوگا کہ کفار کو جھوٹا ثابت کیا جائے

اور اللہ کی بات سچی ثابت ہو۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہ ہو گا اسے کونسے کاریگر لگانے ہیں اس کی ذات کا تو حکم ہی چلتا ہے جب کسی شے کو کرنا چاہا اسی کو فرما دیا کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

رکوع نمبر ۶ — آیات ۴۱ تا ۵۰ — رُبَمَا ۱۴/۱۲

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾	اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد خدا کے لئے وطن چھوڑا ہم انکو دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ (اُسے) جانتے ﴿۴۱﴾	41. And those who became fugitives for the cause of Allah after they had been oppressed, We verily shall give them goodly lodging in the world, and surely the reward of the Hereafter is greater, if they but knew;
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾	یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾	42. Such as are steadfast and put their trust in Allah.
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾	اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہلِ کتاب سے پوچھ لو ﴿۴۳﴾	43. And We sent not (as Our messengers) before thee other than men whom We inspired—Ask the followers of the Remembrance if ye know not!—
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾	(اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں وہ اُن پر ظاہر کر دو۔ اور تاکہ وہ غور کریں ﴿۴۴﴾	44. With clear proofs and writings; and We have revealed unto thee the Remembrance that thou mayst explain to mankind that which hath been revealed for them, and that haply they may reflect.
اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾	کیا جو لوگ بُری بُری چالیں چلتے ہیں اس بات سے بےخوف ہیں کہ خدا اُنکو زمین میں دھنسا دے یا (ایسی طرف سے) اُن پر عذاب آجائے جہاں سے اُن کو خبر ہی نہ ہو ﴿۴۵﴾	45. Are they who plan ill deeds then secure that Allah will not cause the earth to swallow them, or that the doom will not come on them whence they know not?·
اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾	یا اُنکو چلتے پھرتے پکڑ لے وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے ﴿۴۶﴾	46. Or that He will not seize them in their going to and fro so that there be no escape for them?
اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَــوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾	یا جب اُن کو عذاب کا ڈر پیدا ہو گیا ہو تو اُنکو پکڑ لے بیشک تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا (اور) مہربان ہے ﴿۴۷﴾	47. Or that He will not seize them with a gradual wasting? Lo! thy Lord is indeed Full of Pity, Merciful.
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾	کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جنکے سائے دائیں سے بائیں کو اور بائیں سے دائیں کو لوٹتے رہتے ہیں (یعنی) خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں ﴿۴۸﴾	48. Have they not observed all things that Allah hath created, how their shadows incline to the right and to the left, making prostration unto Allah, and they are lowly?
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾	اور تمام جاندار جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب خدا کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی۔ اور وہ ذرا غرور نہیں کرتے ﴿۴۹﴾	49. And unto Allah maketh prostration whatsoever is in the heavens and whatsoever is in the earth of living creatures, and the angels (also), and they are not proud.
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾	اور اپنے پروردگار سے جو اُن کے اُوپر ہے ڈرتے ہیں۔ اور جو اُن کو ارشاد ہوتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں ﴿۵۰﴾	50. They fear their Lord above them, and do what they are bidden.

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۱۲ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ ..... الیٰ .... وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ (۴۱ تا ۵۰)

ایسے لوگ جنہوں نے اللہ کریم کے لیے وطن چھوڑا کہ وہاں ان پر ظلم ہوتا تھا انہیں ہم دنیا میں بھی بہترین ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا انعام تو بہت ہی بڑا ہے ایسے لوگوں کے لیے جو ثابت قدم رہے اور جملہ اسباب اختیار کر کے بھروسہ اللہ پر رکھا یعنی کوئی ایسا سبب اختیار نہ کیا جس میں اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہو۔ اس آیہ مبارکہ میں ہجرت کی فضیلت اور مہاجرین دنیا و آخرت میں انعامات کا وعدہ ہے ہجرت کیا ہے۔

ہجرت اور اس پر انعامات کا وعدہ

ہجرت سے مراد ترکِ وطن ہے اور یہاں فی اللہ کی شرط لگا کر ایسی حالت متعین فرما دی کہ یہ ترکِ وطن اللہ کی رضا کے لیے اور دین کے تحفظ کے لیے ہو، اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وہ حال ارشاد فرمایا ہے کہ جب اہلِ مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر بحکم الٰہی انہوں حبشہ کو ہجرت کی اور پھر مدینہ منورہ کو ہجرت کی تو اس پر خلوص کی شرط لگا کر دو وعدے فرمائے اول انہیں دنیا میں بہترین ٹھکانہ دینے کا اور دوم آخرت کے بہت بڑے انعام کا لہٰذا مدینہ منورہ کا قیام نصیب ہونا جس میں ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی اور صحابہ کرام کفار کے ظلم وستم سے نہ صرف مامون ہو گئے بلکہ انہیں کفار پہ غلبہ نصیب ہوا مکہ مکرمہ فتح ہوا پھر سارا عرب فتح ہوا اور پھر عہد صحابہؓ میں ہی روئے زمین پہ تاریخ انسانی میں سب سے بڑی ریاست منصۂ شہود پہ آئی جس کی حدود چین سے ہسپانیہ تک اور سائبیریا سے افریقہ تک پھیلی ہوئی تھیں نیز غریب اور فقیر صحابہ بھی بہت دولت مند ہو گئے اور اللہ کریم نے انہیں فراخی بخشی یہ سب کے سب تاریخی واقعات ان کے خلوص کی گہرائی پہ شاہد ہیں اور ہر انسان کے روبرو موجود ہیں رہی بات آخرت کی تو اہل ایمان جانتے ہیں کہ یہ شرف بھی صحابہ کرامؓ ہی کا ہے کہ اللہ نے رضی اللہ عنہم فرما کر آخرت میں سب صحابہؓ سے اپنی رضامندی کا کا اعلان فرما دیا اور یوں انہیں امن سکون عزت و شان حکومت و سلطنت اور فراخی رزق کے ساتھ وہ عظمت نصیب ہوئی کہ جب تک معمورۂ عالم آباد ہے لوگ ان کی عظمت کے گیت گاتے رہیں گے آیہ کریمہ میں صبر

اور توکل علی اللہ کا بیان اس بات کا اشارہ ہے کہ اگرچہ ہجرت کرتے ہوئے یا چندے بعد تک بھی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے وہ اپنی بات پر اللہ کے بھروسے جمے رہتے ہیں اور اگر مشکلات نہ ہوتیں صبر اور توکل کی ضرورت نہ ہوتی تو ہر کوئی ہجرت کرتا یہی ابتدائی مشکلات ہی تو امتحان کا سبب اور خلوص کی پرکھ بن گئیں۔

ترک وطن اور ہجرت کی اقسام

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ان کو تحریر فرمایا ہے جس میں مندرجہ ذیل اقسام اور ان کے احکام دیئے گئے ہیں۔

اوّل دارالکفر سے دارالاسلام کو ہجرت: جب کہ دارالکفر میں امن وسلامتی نہ ہو یا آبرو کو خطرہ ہو یا دینی فرائض ادا کرنا مشکل ہوں تو وہاں سے ہجرت فرض ہے اور یہ ہجرت عہد رسالت میں فرض ہوئی جو بشرطِ استطاعت قیامِ قیامت تک فرض ہے نہ جانے جو لوگ پاکستان جیسی ریاست چھوڑ کر برطانیہ یورپ امریکہ منتقل ہوتے ہیں ان کے پاس کونسی دلیل ہے جب کہ وہاں نہ ایمان ہے نہ امن ہے نہ غذا حلال دستیاب نہ عزت کی حفاظت اور نہ ہی فرائض کی ادائیگی آسان ہے۔

دوم ایسی جگہ سے نکل جانا جہاں بدعات رواج پالیں خصوصاً جہاں متقدمین اور سلف صالحین کی توہین کی جاتی ہو وہاں سے ہجرت کرنا ضروری ہوگا یا پھر ایسے منکرات کو روک سکے۔

سوم ایسی جگہ سے ہجرت کرنا جہاں حرام کا غلبہ ہو کہ طلب حلال ہر مسلمان پر فرض ہے۔

چہارم جہاں دشمن سے جسمانی اذیت کا خطرہ ہو۔

پنجم اگر صحت کو خطرہ یا آب وہوا راس نہ آئے تو سفر کرنے کی اجازت ہے۔

ششم ایسی جگہ جہاں چوروں اور ڈاکوؤں سے امن نہ ہو اور مال لٹنے کا خطرہ ہو یہ سب سفر ہجرت میں داخل ہوں گے علاوہ ازیں سفر کرنے کی مختلف اقسام مذکور ہیں جو باعثِ ثواب ہیں جیسے حصول عبرت کے لیے، حج کے لیے، تجارت کے لیے یا جہاد وغیرہ کے لیے بلکہ عزیزوں سے ملاقات کے لیے سفر بھی باعثِ ثواب ہے جب یہ سارے حدودِ شرعی کے مطابق ہوں کفار کا یہ اعتراض کہ بھلا ایک انسان جو کھاتا پیتا سوتا جاگتا ہے کیسے اللہ کا نبی اور رسول ہوسکتا ہے یہ کام تو کوئی ایسی مخلوق ہی کرسکتی ہے جو انسان سے بہت بلند مقام رکھتی ہو ان کے خیال میں جیسے فرشتہ یا اسی خیال کو آجکل جہلا نے الٹ لیا ہے

بشریتِ انبیاء

کہ وہ بشریت کا اقرار کرکے نبوت کا انکار کرتے تھے اور یہ نبوت کا اقرار کرتے ہیں جبکہ بشریت کا انکار کر دیتے ہیں العیاذ اً باللہ ۔ تو فرمایا کہ محض جاہلانہ باتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں تم کسی بھی صاحبِ علم سے پوچھ کر دیکھو جو ملل سابقہ کا علم رکھتا ہو کہ ہر عہد اور ہر قوم میں انسانوں ہی کو نبی بنایا گیا اور بشر پر ہی یہ انعام ہوا کہ اللہ کی کتاب نازل ہوئی اور واضح معجزات عطا ہوئے جب تم نہیں جانتے تو جن کے پاس علم ہے ان سے دریافت کر لو۔ اسی آیہ کریمہ پر تقلید پر اثبات کیا گیا ہے کہ نہ جاننے والوں کیلئے ضروری ہے کہ ان لوگوں سے پوچھیں جو جانتے ہیں اور یہی طریقہ ان لوگوں کا بھی ہے جو تقلید کا انکار کرتے ہیں۔

تقلید

تقلید کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ جو لوگ خود عالم نہیں ہیں وہ علماء سے فتوٰی حاصل کرکے اس پر عمل کریں اور ظاہر ہے کہ انہیں عالم پر اعتماد ہی کرنا ہوگا ورنہ اگر انہیں دلائل بیان بھی کئے جائیں تو وہ سمجھ نہیں سکتے ہاں ایسے لوگ جو قرآن و حدیث سے دلائل کو سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور متقدمین کی آراء سے واقف ہیں وہ اپنی صوابدید پر عمل کریں مگر جہاں ضرورت اجتہاد کی ہوگی وہاں انہیں بھی کسی مجتہد کی طرف متوجہ ہونا پڑیگا۔ رہا یہ سوال کہ ایک ہی شخص کی تقلید کیوں کی جائے تو معاملہ انتظامی ہے

شخصی تقلید

کہ اگر ہر شخص ہر عالم کی تقلید میں آزاد ہوگا تو ہر طرف سے ایسے احکام تلاش کرے گا جو اس کی خواہش کے مطابق ہوں اور شریعت کے نام پر خواہشات کی تکمیل تو ویسے ہی حرام ہے یہی وجہ ہے کہ کسی بھی ایک مجتہد کی تقلید کرنے کو کہا جاتا ہے اس سے زیادہ تقلید کی کوئی حیثیت ہے نہ حاجت اور نہ اس کے سبب گروہ بندی کی ضرورت

قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے ارشاداتِ رسالت کی ضرورت ہے

پھر فرمایا کہ آپ پر بھی کتاب نازل فرمائی کہ آپ لوگوں پر اسے بیان کریں گویا جس طرح الفاظ صرف آپ سے سب کو پہنچے ایسے معانی بیان فرمانا یہ آپ ﷺ کا مقام و منصب ہے اور ہر عربی دان محض قواعد عربی سے قرآن کریم کے معانی متعین نہیں کر سکتا۔ لہٰذا آج بھی اگر وہی معانی لیے جائیں جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمائے تو گروہ بندی نہ رہے آپ ﷺ کا ہر قول و فعل قرآن ہی کی تفسیر ہے جیسے علامہ شاطبی رح نے موافقات میں ثابت فرمایا ہے کہ ارشاد ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ اور سیدہ عائشۃ الصدیقہ نے

فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ - کہ آپ کے تمام افعال بھی قرآن ہی کی تعبیرات تھیں اور بعض احکام کا قرآن میں ذکر تک نہیں مگر آپ کے قلبِ اطہر پر اتارے گئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمائے یا جہاں آپؐ نے اجتہاد فرمایا تو وحی نے تردید کر دی یا تبدیلی کر دی گئی تو حاصل یہ کہ حدیثِ رسول بھی قرآن کریم ہی جیسی عظمت رکھتی ہے اور اس کا انکار کتاب اللہ کے انکار کے برابر ہے لہٰذا ارشاد ہوا کہ لوگوں کو ان امور میں پوری طرح غور و فکر سے کام لینا چاہیئے اور آپ ﷺ کی اس حیثیت کو قبول کرنا خود ان کے لیے بہت ضروری ہے ورنہ کیا یہ اپنے بُرے کرتوتوں کے نتائج سے بے فکر ہو گئے ہیں اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کریم انہیں زمین میں دھنسا دے یا کوئی ایسی وبا بھیج دے جو ان کے گمان میں بھی نہ ہو جیسے پچھلے برسوں میں امریکہ میں شہروں کے شہر زمین میں دھنس گئے اور آجکل لاکھوں افراد ایڈز کا شکار ہو رہے ہیں جسے کوئی سمجھ ہی نہیں پا رہا -

یا اللہ تعالیٰ کا عذاب انہیں چلتے پھرتے اپنی گرفت میں لے لے جسے روکنا ان کے بس میں نہ ہو - یا انہیں طرح طرح سے خوفزدہ کیا جائے کہ آپ کا رب بہت درگذر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے گویا خوف سے بھی توبہ کر لیں تو اللہ کریم کی رحمت کو پالیں یہ بھی اس کا بہت بڑا احسان ہے -

ورنہ یہ سب تو سامنے ہے کہ اللہ کی ساری تخلیق کے سائے درختوں اور پہاڑوں کی چھاؤں کس طرح دائیں بائیں ڈھل کر اللہ کے نظام میں اپنی اطاعت اور اپنے سجدوں کا ثبوت پیش کر رہی ہے اور جو کوئی جاندار زمینوں میں ہے یا آسمانوں میں جانور ہے یا نوری مخلوق فرشتے سب اللہ کریم ہی کو سجدہ کرتے ہیں فرشتے اپنی ساری شان اور عظمت کے باوجود اس کی بارگاہ میں لرزاں و ترساں رہتے ہیں اور ہر حال میں ہر بات میں اس کی اطاعت کرتے ہیں -

رکوع نمبر ۷   آیات ۵۱ تا ۶۰   رُبَمَا ۱۴ ۱۳

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾

اور خدا نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ معبود وہی ایک ہے تو مجھی سے ڈرتے رہو ﴿٥١﴾

51. Allah hath said: Choose not two Gods. There is only One God. So of Me, Me only, be in awe.

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾

اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور اُسی کی عبادت لازم ہے تو تم خدا کے سوا اوروں سے کیوں ڈرتے ہو ﴿٥٢﴾

52. Unto Him belongeth whatsoever is in the heavens and the earth, and religion is His for ever. Will ye then fear any other than Allah?

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ
اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ
تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾

اور جو نعمتیں تم کو میسر ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُسی کے آگے چلاتے ہو ﴿٥٣﴾

53. And whatever of comfort ye enjoy, it is from Allah. Then, when misfortune reacheth you, unto Him ye cry for help!

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا
فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دُور کر دیتا ہے تو کچھ لوگ تم میں سے خدا کے ساتھ شریک کرنے لگتے ہیں ﴿٥٤﴾

54. And afterward, when He hath rid you of the misfortune, behold! a set of you attribute partners to their Lord,

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

تاکہ جو نعمتیں ہمنے اُنکو عطا فرمائی ہیں اُنکی ناشکری کریں تو (مشرکو) دنیا میں فائدے اٹھا لو عنقریب تمکو اسکا انجام معلوم ہو جائیگا ﴿٥٥﴾

55. So as to deny that which We have given them. Then enjoy life (while ye may), for ye will come to know.

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا
مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾

اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ایسی چیزوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو جانتے ہی نہیں (کافرو) خدا کی قسم کہ جو تم افترا کرتے ہو اس کی تم سے ضرور پرسش ہوگی ﴿٥٦﴾

56. And they assign a portion of that which We have given them unto what they know not. By Allah! but ye will indeed be asked concerning (all) that ye used to invent.

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ
وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾

اور یہ لوگ خدا کے لئے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ اُن سے پاک ہے اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب (و دلپسند) ہیں ﴿٥٧﴾

57. And they assign unto Allah daughters—Be He glorified!—and unto themselves what they desire!

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾

حالانکہ جب اُنمیں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اُسکا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اُسکے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے ﴿٥٨﴾

58. When if one of them receiveth tidings of the birth of a female, his face remaineth darkened, and he is wroth inwardly.

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا
بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ
يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا
يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾

اور اس خبر بد سے (جو وہ سُنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے۔ کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بُری ہے ﴿٥٩﴾

59. He hideth himself from the folk because of the evil of that whereof he hath had tidings, (asking himself): Shall he keep it in contempt, or bury it beneath the dust. Verily evil is their judgment.

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ ع ۱۴

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہی کے لئے بُری باتیں (شایاں) ہیں اور خدا کو صفت اعلیٰ (زیب) دیتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿٦٠﴾

60. For those who believe not in the Hereafter is an evil similitude, and Allah's is the Sublime Similitude. He is the Mighty, the Wise.

اسرار و معارف

پ ۱۴ رکوع ۱۴ وَقَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰـھَیْنِ اثْنَیْنِ .... الیٰ .... وَھُوَ العزیز الحکیم ۵۱ تا ۶۰

اور اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ متعدد معبود اختیار نہ کرو بلکہ عبادت کا مستحق اللہ کریم اکیلا ہے لہٰذا اللہ ہی سے ڈرنا چاہیئے کہ نفع کی امید پہ یا کسی کے خوف سے اس کی ایسی اطاعت جس میں اللہ کی نافرمانی ہو عبادت کہلائے گی خواہ ایسا کرنے والا اسے معبود نہ ہی کہتا ہو۔ حالانکہ ارض وسماء میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے اور سارے اسباب اسی کے پیدا کردہ ہیں جن میں بعض کو کبھی اللہ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب

کہ دیا جاتا ہے یا بعض اوقات اسباب ہی کو سب کچھ سمجھ لیا جاتا ہے مگر یہ درست نہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر حال میں عبادت کامل وغیر مشروط اطاعت صرف اللہ کریم ہی کی درست ہو گی یہ درست نہیں کہ نام تو اللہ کا لیا جائے اور دوسروں سے ڈر کر اطاعت ان کی جائے۔ کسی سے ڈرنے کی بھلا بات کیا ہے جبکہ ہر وہ نعمت جو تمہیں نصیب ہے اللہ ہی کی عطا کردہ ہے اس پر خود تمہارا عمل بھی بہت بڑی دلیل ہے کہ جب کوئی نعمت ضائع ہوتی ہے یا مصیبت ٹوٹتی ہے تو پھر اسی کے حضور چلا چلا کر دعائیں مانگتے ہو مگر انسانی مزاج بھی عجیب ہے کہ جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر دوسروں کا احسان اور عطا مان کر انہیں اللہ کریم کا شریک بنانے لگتا ہے اس کا یہ فعل ہماری عطا و کرم سے صریح کفر ہے لیکن خیر دنیا کی چند روزہ زندگی میں موج اڑا لے عنقریب سب پتہ چل جائے گا کہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔

ایسی ہستیوں کو جن سے واقف بھی نہیں جن کے وجود بھی محض مفروضے اور سُنی سنائی بات سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے ان کو ہماری عطا کردہ نعمتوں میں شریک کرتے ہیں یعنی ان کی نذریں مانتے ہیں اللہ کی عظمت کی قسم تم سے ایسی بہتان تراشی کی بڑی سخت پرسش ہو گی۔

ذرا انہیں دیکھو یہ کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں وہ تو ان باتوں سے بہت بلند اور پاک ہے مگر یہ اپنے لیے بیٹی پسند نہیں کرتے بلکہ اولاد بھی نرینہ یعنی اپنی پسند کی چاہتے ہیں اگر کسی مشرک کو پتہ چلے کہ اس کے گھر بیٹی ہوئی ہے تو اس کا منہ لٹک جاتا ہے رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر دکھ سے بھر جاتا ہے بہت زیادہ افسوس محسوس کرتا ہے حتیٰ کہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے کہ یہ خیر تو بہت بدنامی کی بات ہے پھر سوچتا ہے کہ اسے زندہ رہنے دے اور بیٹی کا باپ ہونے کی ذلت قبول کرے یا اسے زمین میں گاڑ دے ان کا یہ فیصلہ بہت ہی بُرا ہے کہ تخلیق باری پہ اعتراض ہے جیسے آجکل بھی اگر کسی کو اولاد نہ ملے تو دیوانہ ہوا پھرتا ہے یا صرف بیٹیاں ہوں تو بھی خود کو بڑی مصیبت میں مبتلا جانتا ہے حالانکہ خود بھی تو کسی کی بیٹی ہی سے پیدا ہوا یہ تو اللہ کا قانون جیسے چاہے تخلیق فرمائے ہاں بیٹے کی خواہش کرنا تو عیب نہیں مگر خواہش کی حد تک اور بیٹی کو برا جاننا یا مصیبت سمجھنا تو بہت بڑا گناہ بلکہ ان کی پرورش تو جنت کی ضمانت ہے۔ یہ کردار تو ایسے لوگوں کا ہے جنہیں آخرت پر یقین ہی نہیں اور ایسے لوگوں کا حال تو بہت ہی ناگفتہ بہ ہے جب کہ

سب بڑائی اور عظمت اللہ کے لیے ہے جو زبردست اور غالب بھی ہے اور حکمت کا مالک بھی۔ کہ قادر ہے بیٹے بیٹیاں جو چاہے پیدا کرے یا کسی کو اولاد نہ ہی دے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں جہاں جو پیدا فرماتا ہے وہی اس کی حکمت کا تقاضا ہوتا ہے۔

رکوع نمبر ۸   آیات ۶۱ تا ۶۵   رُبَمَا ۱۴/۱۴

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا
جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۗ
لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ
مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ
لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾
وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾

اور اگر خدا لوگوں کو ان کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جاندار کو زمین پر نہ چھوڑے۔ لیکن ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ﴿۶۱﴾

اور یہ خدا کے لئے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور زبان سے جھوٹ بکے جاتے ہیں کہ ان کو قیامت کے دن بھلائی (یعنی نجات) ہوگی۔ کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے اور یہ (دوزخ میں) سب سے آگے بھیجے جائیں گے ﴿۶۲﴾

خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف بھی پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کے کردار ناشائستہ ان کو آراستہ کر دکھائے تو آج بھی وہی ان کا دوست ہے اور ان کے لئے عذاب الیم ہے ﴿۶۳﴾

اور ہم نے جو تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس کے لئے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو۔ اور (یہ) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۶۴﴾

اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ بے شک اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے ﴿۶۵﴾

61. If Allah were to take mankind to task for their wrong-doing, he would not leave hereon a living creature, but He reprieveth them to an appointed term, and when their term cometh they cannot put (it) off an hour nor (yet) advance (it).

62. And they assign unto Allah that which they (themselves) dislike, and their tongues expound the lie that the better portion will be theirs. Assuredly theirs will be the Fire, and they will be abandoned.

63. By Allah, We verily sent messengers unto the nations before thee, but the devil made their deeds fair-seeming unto them. So he is their patron this day, and theirs will be a painful doom.

64. And We have revealed the Scripture unto thee only that thou mayst explain unto them that wherein they differ, and (as) a guidance and a mercy for a people who believe.

65. Allah sendeth down water from the sky and therewith reviveth the earth after her death. Lo! herein is indeed a portent for a folk who hear.

اسرار و معارف

پ رکوع ۱۴: وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ ..... الی ..... لِقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ (۶۱ تا ۶۵)

یہ لوگ اس قدر ظالم ہیں کہ اگر ان کے مشرکانہ عقاید و افعال پر اللہ فوراً گرفت فرمانے لگے تو ان میں

سے کوئی بھی روئے زمین پر باقی نہ رہے اور ان کی گرفت ہو گی بچ نہ سکیں گے صرف انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دی جاتی ہے اور جب وہ وقتِ مقررہ آجاتا ہے تو کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ گھڑی بھر بھی اسے آگے پیچھے کر سکے ۔ ذرا گستاخی کی حد تو دیکھو کہ جو چیز خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے یعنی بیٹیاں وہ اللہ کے لیے تجویز کرتے ہیں ۔ اور پھر ساتھ یہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ اس پر انہیں انعامات نصیب ہوں گے مگر بلاشک ایسے لوگوں کے لیے تو آگ ہی ہے ۔ جس میں وہ بدستور اضافہ کر رہے ہیں ۔ کہ ہر مشرکانہ فعل و عقیدہ اس میں مزید ایندھن جھونکنے والی بات ہے ۔

اللہ کی قسم یعنی اس کی عظیم ذات گواہ ہے کہ آپ سے پہلی اُمتوں میں بھی جب رسول بھیجے گئے تو ان کی مخالفت کے عمل کو شیطان نے انہیں بڑا مزیّن کر کے دکھایا اور انہیں یوں بتایا گویا یہ بڑی بہادری کا کام کر رہے ہیں مگر آج یعنی انجام کار یہ اسی کے ساتھ ہیں اور اسی انجام کو پہنچے جو شیطان کا تھا ان سب کے لیے بڑا دردناک عذاب ہے ۔

حدیث شریف کا مرتبہ

اے حبیب آپ پر کتاب نازل فرمانے سے غرض یہ ہے کہ آپ لوگوں کو کھول کر حق بتادیں جن عقائد و اعمال میں نظریات و خیالات میں یہ بھٹک رہے ہیں ان میں راہ ہدایت واضح ہو جائے اور ایمان لانے والوں کو اللہ کی رحمت نصیب ہو گویا پھر سے ارشاد ہے کہ کتاب اللہ کا بیان کرنا اسکے معنٰی متعین کرنا منصب رسالت ہے اور اسی کا نام حدیث ہے لہٰذا اس کا انکار ہدایت سے انکار اور رحمت سے محرومی ہے ۔

اللہ کی قدرتِ کاملہ تو سامنے ہے کہ وہی بارش برسا کر مردہ زمین کو حیاتِ نَو عطا کرتا ہے اور جہاں خاک اڑتی ہو وہ سبزہ زار بن جاتے ہیں صرف بہاروں کی آمد میں ان لوگوں کے لیے جو سُنیں یعنی توجہ کریں اور دھیان دیں بہت دلیلیں موجُود ہیں ۔ اور قدرت کاملہ کی عظمت ظاہر ہے ۔

رکوع نمبر ۹	آیات ۶۶ تا ۷۰	رُبَمَا ۱۴ / ۱۵

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی (مقامِ) عبرت (وغور) ہے کہ اُن کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو

66. And lo! in the cattle there is a lesson for you. We give you to drink of that which is in their bellies, from betwixt the

لَبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (٦٦)

خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کیلئے خوشگوار ہے (٦٦)

refuse and the blood, pure milk palatable to the drinkers.

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (٦٧)

اور کھجور اور انگور کے میووں سے بھی (تم پینے کی چیزیں) تیار کرتے ہو، کہ ان سے شراب بناتے ہو اور عمدہ رزق (کھاتے ہو) جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں انکے لئے ان (چیزوں) میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے (٦٧)

67. And of the fruits of the date-palm, and grapes, whence ye derive strong drink and (also) good nourishment. Lo! therein is indeed a portent for people who have sense.

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ (٦٨)

اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور (اونچی اونچی) چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا (٦٨)

68. And thy Lord inspired the bee, saying: Choose thou habitations in the hills and in the trees and in that which they thatch;

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (٦٩)

اور ہر قسم کے میوے کھا۔ اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے بیشک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی نشانی ہے (٦٩)

69. Then eat of all fruits, and follow the ways of thy Lord, made smooth (for thee). There cometh forth from their bellies a drink diverse of hues, wherein is healing for mankind. Lo! herein is indeed a portent for people who reflect.

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (٧٠)

ع ۱۵

اور خدا ہی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر کو پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ) جاننے کے بعد ہر چیز سے بے علم ہو جاتے ہیں۔ بیشک خدا (سب کچھ) جاننے والا اور قدرت والا ہے (٧٠)

70. And Allah createth you, then causeth you to die, and among you is he who is brought back to the most abject stage of life, so that he knoweth nothing after (having had) knowledge. Lo! Allah is Knower, Powerful.

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۱۵ - وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ... الٰی .... اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ○ (۶۶ تا ۷۰)

ذرا جانوروں ہی کی تخلیق پہ غور کرلو کہ ان کے معدے گوبر اور خون سے بھرے ہوتے ہیں مگر انہی مادوں میں سے ایک حصے کو دودھ بنا دیتا ہے ان کے اندر ایسا نظام بنا دیا ہے کہ خون اور فضلات میں سے صاف ستھرا اور خوشگوار دودھ الگ ہو۔ پینے والوں کے لیے ایک بہترین نعمت کی صورت میں نکلتا ہے یعنی ایسی عجیب شے کہ بہترین غذا بھی ہے اور دوا بھی کہ قدرت نے ہر حیوان کی پہلی غذا ہی مقرر کر دی ہے اس لیے حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ دودھ پیو دعا کرو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ کہ اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت دے اور یہ نعمت اور زیادہ عطا فرما۔

اچھا اور لذیذ کھانا اور اس آیہ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ لذیذ اور اچھا کھانا زہد کے خلاف نہیں جب کہ حلال طریقے

سے حاصل کیا جائے اور فضول خرچی نہ کی جائے۔

اسی طرح پھلوں کو دیکھ لو صرف انگور اور کھجور سے کیا کچھ نشہ آور مشروب اور کھانے کی بہترین چیزیں بناتے ہو۔ یعنی انسان کو نہ صرف بہترین چیزیں کھانے کو دیں بلکہ قدرتی چیزوں کو مختلف طرح ملا کر یا پکا کر طرح طرح کے لذیذ کھانے اور صحت بخش اغذیہ و ادویہ بنانے کا شعور بھی عطا فرمایا کہ بجز انسان یہ نعمت کسی جاندار کو حاصل نہیں سب قدرتی پیدا کردہ غذا ہی استعمال کرتے ہیں۔ یہ آیات مکی دور میں نازل ہوئیں جبکہ شراب کی حرمت کا حکم نازل نہ ہوا تھا مگر اس کے باوجود ان سے شراب کا حلال ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ دلیل یہ ہے کہ اللہ کریم کی نعمتوں کو لذت حاصل کرنے کے لیے غلط یا ناجائز طور پہ بھی استعمال کر لیتے ہو اور کسی نعمت کا غلط استعمال اس کے نعمت ہونے سے انکار کا باعث تو نہیں بن سکتا نیز اگرچہ ابھی شراب حرام نہ ہوئی تھی مگر یہاں بھی نشہ آور مشروب کے مقابل رزقِ حسن ارشاد فرما کر ارشاد فرما دیا کہ بہترین رزق یا کھانے وہی ہیں جو نشہ آور نہیں اب ذرا شہد کی مکھی پہ غور کرو کہ ربِ جلیل نے اس کے دل میں کیسی خوبصورت بات ڈال دی کہ پہاڑوں کی چٹانوں میں یا بلند درختوں پہ یا بلند عمارتوں میں صاف ستھری فضا میں اور گرد و غبار سے بلند جگہ پہ چھتہ بناتی ہے تاکہ شہد نہایت صاف ستھرے اور محفوظ طریقے سے تیار ہو۔ بلکہ اوحیٰ فرما کر یہ اشارہ بھی فرمایا کہ اس میں فہم و شعور دوسرے حیوانات کی نسبت کہیں زیادہ ہے اور اس کے نظام کا مطالعہ کیا جائے تو ایک بہترین نظام حکومت سامنے آتا ہے تمام امور ملکہ کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جو ایک نسبتاً بہت بڑی مکھی ہوتی ہے یہی مختصر مدت یعنی چند ہفتوں میں ہزاروں انڈے دیتی ہے اور پھر پیدا ہونے والی مکھیوں کے فرائض اور ذمہ داریاں تقسیم کرتی ہے جن میں بعض محافظ ہوتی ہیں اور دوسری کارکن اور کچھ نر مکھیاں غالباً محض آبادی کی زینت ہوتی ہیں۔ کام کرنے والی مکھیوں میں بعض نباتات پہ سے مختلف مادے جمع کر کے موم بنا کر فراہم کرتی ہیں تو دوسری خوبصورت مسدس گھر بناتی ہیں اور عموماً بیس سے تیس ہزار گھر ایک چھتے میں پائے جاتے ہیں جو پیمائش سے لے کر حسن و صفائی تک بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں بعض انڈوں کی حفاظت اور ان سے نکلنے والے بچوں کی پرورش کرتی ہیں تو دوسری مختلف پھلوں اور پھولوں سے رس حاصل کر کے لاتی ہیں جو ان کے پیٹ میں پہنچ کر شہد کی صورت میں تبدیل ہوتا جاتا ہے۔ یہ خود ان کی اور ان کے بچوں

کی غذا بنتا ہے مگر اسی میں رب کریم نے انسانوں کے لیے بھی لذت و شفا بھر دی ہے کہ بہترین اور لذیذ غذا بھی ہے اور اعلیٰ درجے کی دوا بھی۔ محافظ مکھیاں نہ صرف دوسروں سے چھتے کی حفاظت کرتی ہیں بلکہ خود چھتے کی مکھی بھی اگر کسی گندگی پہ بیٹھ جائے تو اسے اندر داخل نہیں ہونے دیتیں بلکہ ملکہ کے روبرو پیش کرتی ہیں جو اسے قتل کر دیتی ہے یہ تو ایک سرسری تذکرہ تھا جو کچھ تحقیق میں سامنے آچکا ہے عقلِ انسانی کو دنگ کر دیتا ہے کہ اللہ کریم نے اس حقیر سی مخلوق کے شعور میں کیسی عجیب بات ڈال دی کہ رنگ برنگے پھولوں اور طرح طرح کے پھلوں سے اس کو حاصل کرکے ایسے اُلجھے ہوئے راستوں پہ چلتی ہے جو اللہ نے اس کے لیے آسان کر دیئے ہیں مگر دوسروں کو اس کا پیچھا کرنا دشوار ہے کہ ایک پھُول سے چھتے تک اندازاً اسی ہزار چکر لگاتی ہے اور کمال یہ ہے کہ دُوسرے چھتے پہ نہیں جاتی اگر کبھی غلطی سے کوئی ایسا کر گزرے تو محافظ اسے گھُسنے نہیں دیتے۔ پھر یہ اس کے پیٹ میں محض اس کی غذا نہیں بننے دیتے بلکہ مختلف رنگوں اور اقسام کے شہد کی صورت میں باہر آتے ہیں جس میں انسانوں کے لیے شفا ہے

مختلف رنگوں سے مراد

شہد کے مختلف رنگوں کا شفا ہونے سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ جس قسم کے پھولوں کا شہد تیار ہوتا ہے جس مرض میں وہ پھول مفید ہوں اس مرض کا بہترین علاج بنتا ہے۔ طب کی کتب میں ایک فاضل طبیب کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے انسانی امراض کو آٹھ حصوں میں تقسیم کرکے ان کا علاج آٹھ قسم کی جڑی بوٹیوں سے تجویز کیا اور انہوں نے ہر بوٹی کا باغیچہ لگایا جیسے بلغمی امراض کے لیے بنفشہ کھانسی کے لیے ملٹھی وغیرہ جب ان پودوں پہ پھُول آتے تو ان کے باغیچہ میں شہد کی مکھیاں پالتے جو اُن پھولوں سے شہد تیار کرتی تھیں اور وہ اس مرض کا میاب ترین علاج ہوتا تھا۔

ایک بہترین طریق علاج

جدید تحقیق کے مطابق روس کے ماہرین نے ایک رسالہ شائع کیا تھا کہ شہد کو دودھ کے گلاس میں ڈال کر پیا جائے اور شہد والا نیم گرم دودھ پی کر بستر میں کچھ دیر لیٹ جانا چاہیئے رات کو سوتے وقت پی لے یا دن کو پیئے تو بستر میں گھُس جائے تو قلب کے تمام امراض کا بہترین علاج ہے ساتھ دوسرے امراض سے بھی شفا بخشتا ہے۔

شہد آنکھ کا بھی بہترین علاج ہے اور پھوڑے پھنسی پر لیپ کیا جائے تو ٹھیک ہو جاتے ہیں درد کرتے ہوئے دانت پر روئی پر لگا کر رکھیں شفا ہوتی ہے غرض رب کریم نے اسے امراض سے شفا کا سبب بنا دیا ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے بہت بڑی عبرت اور اللہ کریم کی عظمت کی دلیل موجود ہے اور شہد کی مکھی کو یہ شرف نصیب ہے کہ حدیث شریف کے مطابق مکھیاں جہنم میں جا کر اہل جہنم کے لیے عذاب کا باعث بنیں گی مگر شہد کی مکھی نہ جائے گی۔

دوا اور علاج

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مرض کیلئے دوا کرنا ہی قدرتی طریقہ ہے صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ دوا یا جھاڑ پھونک جو ہم کرتے ہیں تو کیا یہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں یعنی بیماری سے شفا ہو جاتی ہے تو فرمایا یہ بھی تو تقدیر الٰہی ہی کی صورت ہیں اور بعض صوفیا سے جو مشہور ہے کہ وہ علاج پسند نہ کرتے تھے تو یہ سُکر اور مدہوشی کی باتیں ہیں۔ بلکہ شرعاً تو علاج نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔

وحی والقا و کشف وغیرہ

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کریم جب عطا فرمانا چاہیں تو علوم کے قدرتی طریقوں سے بھی نواز کرتے ہیں یہاں وحی کا لفظ القا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جسکا مطلب دل میں چپکے سے بات ڈال دینا ہے اصطلاح میں نبی پر کلام کے نازل ہونے کو وحی کہا گیا ہے مگر علم عطا کرنے کی یہ صورتیں جانوروں میں موجود ہیں اور انسان جو شعوری اعتبار سے سب سے افضل و اعلیٰ ہے اسے نبوت سے سرفراز فرما کر وحیٔ نبوت سے نوازا اور دوسرے انسانوں تک علم پہنچانے کا باعث بنایا پھر ان سے جنہیں پسند فرمایا نبی کے اتباع کے ذریعے ان میں علم کے حصول کی قوت پیدا کر دی اور علمِ لدُنی سے نوازا کہ جس کی مختلف صورتیں الہام و القا اور کشف ہیں نبی کو وحی میں کبھی غلطی نہیں لگتی تو ولی کا کشف یا اس پر ہونے والا الہام و القا بھی چونکہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کبھی غلط نہیں ہوتا ہاں ولی میں سمجھنے کی وہ قوت نہیں ہوتی جو نبی میں ہوتی ہے لہٰذا ولی کا کشف صحت کے لیے نبی کے ارشاد کا محتاج ہوتا ہے اگر اس سے ٹکرا جائے تو چھوڑ دیا جائے گا کہ ولی کو سمجھنے میں غلطی لگی اسی اللہ نے تمہیں بھی پیدا فرمایا صحت جوانی قوت اقتدار سب کچھ دیتا ہے اور پھر موت دے دیتا ہے نیز تم سے بعض تو بڑھاپے کی ان سرحدوں کو چھو لیتے ہیں جہاں زندگی باقی ہوتی ہے مگر یہ سب اوصاف معدوم ہو جاتے ہیں اور علم کے بعد انسان

کچھ جاننے والا بن جاتا ہے خوب جان لو کہ اللہ ہی علم والا بھی ہے اور طاقت والا بھی۔

رکوع نمبر ۱۰ — آیات ۷۱ تا ۷۶ — رُبَمَا ۱۴ / ۱۶

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي
الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ
رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ
فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

اور خدا نے رزق (و دولت) میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے تو جن لوگوں کو فضیلت دی ہے وہ اپنا رزق اپنے مملوکوں کو تو دے ڈالنے والے ہیں نہیں کہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ نعمتِ الٰہی کے منکر ہیں؟ (۷۱)

71. And Allah hath favoured some of you above others in provision. Now those who are more favoured will by no means hand over their provision to those (slaves) whom their right hands possess, so that they may be equal with them in respect thereof. Is it then the grace of Allah that they deny?

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ
بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور خدا ہی نے تم میں سے تمہارے لئے عورتیں پیدا کیں اور عورتوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور کھانے کو تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں تو کیا بے اصل چیزوں پر اعتقاد رکھتے اور خدا کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں؟ (۷۲)

72. And Allah hath given you wives of your own kind, and hath given you, from your wives, sons and grandsons, and hath made provision of good things for you. Is it then in vanity that they believe and in the grace of Allah that they disbelieve?

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں (۷۳)

73. And they worship beside Allah that which owneth no provision whatsoever for them from the heavens or the earth, nor have they (whom they worship) any power.

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

تو (لوگو) خدا کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناؤ (صحیح مثالوں کا طریقہ) خدا ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (۷۴)

74. So coin not similitudes for Allah. Lo! Allah knoweth; ye know not.

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا
يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا
رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا
وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمدللہ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ رکھتے (۷۵)

75. Allah coineth a similitude: (on the one hand) a (mere) chattel slave, who hath control of nothing, and (on the other hand) one on whom We have bestowed a fair provision from Us, and he spendeth thereof secretly and openly. Are they equal? Praise be to Allah! But most of them know not.

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ
اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ
كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ
لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ
وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع

اور خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ایک ان میں سے گونگا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے مالک کو دو بھر ہو رہا ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے کبھی) بھلائی نہیں لاتا کیا ایسا (گونگا بہرا) اور وہ شخص جو (سنتا بولتا اور) لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے دونوں برابر ہیں؟ (۷۶)

76. And Allah coineth a similitude: Two men, one of them dumb, having control of nothing, and he is a burden on his owner; withersoever he directeth him to go, he bringeth no good. Is he equal with one who enjoineth justice and followeth a straight path (of conduct)?

اسرار و معارف

پ۱۴ رکوع ۱۶ واللہ فضل بعضکم علی بعض ....الی ... وھو علی صراط مستقیم ۷۶،۷۱

اب اپنی تخلیق پر غور کرو تو توحید کے اثبات کی کتنی بڑی دلیل موجود ہے کہ اللہ کریم نے سب انسانوں کو مال و دولت میں بھی یکساں نہیں بنایا جیسے قد کاٹھ طاقت علم اور شعور میں سب ایک سے نہیں ایسے مالی اعتبار سے سب برابر نہیں بعض تو غلام اور خدم وحشم رکھتے ہیں اور اپنی پسند سے خرچ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو ان کی وساطت سے روزی ملتی ہے بعض مزدور، ملازم یا غلام ہوتے ہیں تو کیا کوئی صاحب ثروت انسان غلام کو برابر جانتا ہے یا کر سکتا ہے کہ اگر رزق بانٹ بھی دے تو بحیثیت غلام دیا تو وہ مالک نہ بن سکے گا مال تو مالک ہی کا رہا اور اگر آزاد کر کے دیا تو اگرچہ مال میں برابر ہو گیا مگر غلام نہ رہا۔ تو جب مشرکین بتوں یا دیوی دیوتاؤں کو مخلوق اور مملوک مانتے ہیں تو مخلوق بھلا خالق کے برابر کیسے ہو سکتی ہے کس قدر لغو سی بات اور اللہ کے انعامات میں محض جھگڑنے والی بات ہے بغیر کسی دلیل کے۔

اسلام کا معاشی نظام

اللہ کریم کے اس ارشاد میں یہ بھی ظاہر ہے کہ امیر و غریب ہونا کوئی حادثہ نہیں حیاتِ انسانی کا نظام اسی پر استوار ہے جیسے علم یا عقل میں لوگ مختلف ہیں ایک دیوار بنانا جانتا ہے مگر دولت نہیں رکھتا دوسرے کے پاس دولت ہے دیوار نہیں بنا سکتا لہٰذا باہمی معاملہ کرتے ہیں وہ اس کی دیوار بنا دیتا ہے اور وہ اسے اُجرت دیتا ہے اسی نظام پر عمل کرنے میں ان کی صلاحیت اور نیکی کا امتحان بھی ہوتا ہے مگر جب اس میں ظلم شروع ہوا اور کسبِ معاش کے ذرائع پر چند افراد یا چند جماعتیں قابض ہو گئیں تو انہوں نے ظالمانہ طریقے ایجاد کر کے ساری دولت اپنے ہاں جمع کرنے اور دوسروں کو محتاج کرنے کے حیلے ایجاد کئے جسے سرمایہ دارانہ نظام کیا گیا ہے ان کے ظلم سے تنگ آکر متبادل نظام کے طور پر اشتراکیت میدان میں اتری جسے کمیونزم یا سوشلزم کا نام بھی دیا گیا اور مظلوموں نے ایک خوبصورت نعرہ سُنا کہ مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا مگر جب اس نظام میں جکڑے گئے تو پتہ چلا کہ یہ تو سرمایہ داری سے کہیں بڑھ کر ظالم نظام ہے کہ اس میں انسان غربت و افلاس کے ساتھ اپنی ایک انسانی حیثیت تو رکھتا تھا یہاں وہ بھی گئی اور محض مشین کا پرزہ قرار پایا ہر شے گھر بار، مال

اولاد تک حکومت کی ملکیت قرار پائی جس میں نہ اس کی پسند کا لحاظ ہے نہ ضمیر نام کی حرکت کرنے کی اجازت بلکہ اف کرنے والے باغی قرار پاکر ظالمانہ طریقے سے قتل کئے گئے۔

اسلام نے سرمایہ داری اور اشتراکیت کی ظالمانہ اور احمقانہ اشاروں کے درمیان ایک بہترین نظام عطا فرمایا جس میں سود اور جوئے جیسے حربوں کو حرام قرار دیکر ناجائز سرمایہ داری کی بنیاد ختم کر دی مصنوعی گرانی اور قحط پیدا کرنے کو حرام قرار دیا کہ کوئی فرد یا جماعت دوسروں کو لوٹ نہ سکے پھر ہر مالدار کے مال میں غریبوں کا حصہ فرض قرار دیا۔ مرنے والے کی دولت کو وارثوں میں تقسیم کر دیا قدرتی چشموں سمندروں اور پہاڑی خودرو جنگلوں کو سب کی مشترکہ ملکیت قرار دیا تاکہ کبھی بھی ارتکاز دولت نہ ہو سکے۔ رہا افراد میں تفاوت تو جیسے علمی و عملی صلاحیتوں کا فرق ایک فطری امر ہے ایسے ہی رزق میں مختلف درجات نظامِ عالم کا حصہ ہیں۔ اور ان کو مٹانے کا نعرہ یا بے وقوف لگاتا ہے یا پھر دوسروں کو بیوقوف بنانے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

کیا تم یہ فرق مٹا سکتے ہو کہ اللہ کریم نے تمہاری جنس میں سے تمہاری بیویاں پیدا کر دیں جس کو تمہاری نسل کی بقا کا باعث بنایا کہ ان سے اولاد اور پھر اولاد کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے۔

عورت کی حیثیت

یہاں نسل انسانی کا تذکرہ کرتے ہوئے عورت کو مرد ہی کی ذات اور جنس سے قرار دیا یعنی ان کے جذبات و احساسات وہی ہیں تو اسی انسانی احترام کی مستحق بھی ہیں اگرچہ فرائض جداگانہ ہیں پھر اس نظام کو اولاد کا سبب اور بقائے نسل کا باعث بنایا تو کیا کوئی اس سارے نظام کو مٹا کر سب کو ایک سا کر سکتا ہے کہ مردوں کو عورت بنا دے یا عورت کو مرد اور اگر یہ سب ہو جائے تو کیا نظامِ عالم یا نسل انسانی باقی رہ سکتی ہے پھر بقائے شخصی کے لیے بہترین غذائیں دیں جو سب انسانوں کی ایک نہیں ہو سکتیں ایک کو جو چیز نافع ہے دوسرے کو نقصان دیتی ہے تو جب ان سب امور میں ہر کوئی ایک سا نہیں ہو سکتا تو خالق و مالک کے ساتھ دوسروں کی برابری کا دعویٰ کیسا کیا یہ ایسی بات نہیں کہ اللہ کریم کی نعمتوں اور احسانات کا انکار کر کے محض غلط اور ناقابل عمل باتوں پہ یقین کر لیا گیا ہے۔

اور اللہ کی ذات کے علاوہ لوگوں نے بعض دوسروں کی عبادت شروع کر رکھی ہے جو خود مخلوق ہیں اور رزق کے محتاج اپنی عبادت والوں کی روزی میں آسمانوں یا زمین میں ان کا کوئی دخل

اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں لہذا اللہ کریم کو دنیا کے حاکموں پہ قیاس کر کے مثالیں نہ دیا کرو کہ جیسے انہیں اپنے نائبین کی ضرورت ہوتی ہے اللہ کے بھی ویسے نائب ہیں بادشاہ اور نائب دونوں مخلوق ہیں جبکہ اللہ اکیلا خالق ہے لہذا مشرکانہ نظام کی یہ بنیادی دلیل اور مثال ہرگز درست نہیں اللہ کریم بہت جانتا ہے جب کہ تم کچھ نہیں جانتے اور ہر بات کے جاننے میں بھی اس کے محتاج ہو۔

اللہ کریم نے دو مثالیں ارشاد فرمائی ہیں کہ بھلا ایک غلام جو کسی کی ملکیت ہو اور مالک کے مال میں بھی اپنی مرضی سے خرچ نہ کر سکے جبکہ دوسرا نہ صرف مال کا بلکہ اس غلام کا بھی مالک ہو اور جیسے چاہے خرچ کرے اسے بھی جو چاہے حکم دے تو دونوں مخلوق ہوتے ہوئے بھی اور انسان ہونے کے باوجود بھی ہرگز برابر نہیں ہو سکتے تو بھلا کوئی بھی مخلوق خالق کی برابری کا دعویٰ کیسے کر سکتی ہے جبکہ سب کمالات کا مالک اکیلا اللہ ہے مگر اکثر انسان اس بات کو نہیں جان رہے یا دوسرا آدمی جو کسی کا غلام بھی ہو اور کسی کام کا نہ ہو نہ علمی اعتبار سے درست ہو نہ عقل سلامت ہو اور نہ کام کرنے کی طاقت ہو بلکہ الٹا مالک پہ بوجھ ہو اور اس کے کام بھی مالک کو کرنے پڑیں اور اسے جہاں بھیجا جائے کام سنوار کر نہ آئے بلکہ نقصان کی خبر لانے والا ہو اور دوسرا انسان جو نہ صرف علمی کمال رکھتا ہو قوتِ عمل بھی رکھتا ہو اور خود بھی درست کام کرتا ہو ساتھ دوسروں سے بھی درست کام لے اور بہترین قابلیت کا حامل ہو کیا یہ دونوں باوجود مخلوق اور انسان ہونے کے برابر ہو سکتے ہیں یقیناً نہیں تو پھر کوئی اللہ کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔

رکوع نمبر ۱۱ — آیات ۷۷ تا ۸۳ — رُبَمَا ۱۴/۱۷

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ
اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ
اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ

اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے اور (خدا کے نزدیک)
قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد
کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۷۷﴾
اور خدا ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا
کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔ اور اس نے تم کو کان اور
آنکھیں اور دل (اور انکے علاوہ اور اعضا) بخشے تاکہ

77. And unto Allah belongeth the Unseen of the heavens and the earth, and the matter of the Hour (of Doom) is but as a twinkling of the eye, or it is nearer still. Lo! Allah is Able to do all things.

78. And Allah brought you forth from the wombs of your mothers knowing nothing, and gave you hearing and sight and hearts that haply ye might give

تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨
اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ
السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝٧٩
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ
بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ
اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا
وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٨٠
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ
سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝٨١
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٨٢
يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا
ع وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٣

تم شکر کرو (۷۸)
کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی ہوا میں
گھرے ہوئے (اڑتے رہتے) ہیں۔ ان کو خدا ہی تھامے رکھتا ہے
ایمان والوں کیلئے اس میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۷۹)
اور خدا ہی نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور
اسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے بنائے
جنکو تم سبک دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان کی
اون اور ریشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے
ہو جو) مدت تک (کام دیتی ہیں) (۸۰)
اور خدا ہی نے تمہارے (آرام کے) لئے اپنی پیدا کی ہوئی
چیزوں کے سائے بنائے اور پہاڑوں میں غاریں بنائیں اور
کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں۔ اور (ایسے) کرتے (بھی)
جو تم کو (اسلحہ) جنگ (کے ضرر) سے محفوظ رکھیں۔ اسی طرح خدا
اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم فرمانبردار بنو (۸۱)
اور اگر یہ لوگ اعراض کریں تو (اے پیغمبر) تمہارا کام فقط کھول کر سنا دینا ہے (۸۲)
یہ خدا کی نعمتوں سے واقف ہیں مگر (واقف ہو کر) ان سے
انکار کرتے ہیں۔ اور یہ اکثر ناشکرے ہیں (۸۳)

thanks.

79. Have they not seen the birds obedient in mid-air? None holdeth them save Allah. Lo! herein, verily, are portents for a people who believe.

80. And Allah hath given you in your houses an abode, and hath given you (also), of the hides of cattle, tent-houses which ye find light (to carry) on the day of migration and on the day of pitching camp; and of their wool and their fur and their hair, caparison and comfort for a while.

81. And Allah hath given you, of that which He hath created, shelter from the sun; and hath given you places of refuge in the mountains, and hath given you coats to ward off the heat from you, and coats (of armour) to save you from your own foolhardiness. Thus doth He perfect His favours unto you, in order that ye may surrender (unto Him).

82. Then, if they turn away, thy duty (O Muhammad) is but plain conveyance (of the message).

83. They know the favour of Allah and then deny it. Most of them are ingrates.

اسرار و معارف

پ ۱۴ - ع ۱۷ - وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ..... الى .... وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ۷۷ تا ۸۳

جو انسانی منصوبہ بندیاں اور اندازے ہیں جن کی بنیاد پر لوگ ربِ جلیل کو بھی عام انسانوں کی طرح تصوّر کر کے مثالیں دیتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں کہ زمین اور آسمانوں میں یا ساری مخلوق میں غیب کا علم تو صرف اللہ کو ہے اور کل کیا ہونے والا ہے یا آئندہ کیا پیش آئے گا یہ صرف اللہ جانتا ہے۔ لہٰذا انسان کی بہتری اسی کی اطاعت میں ہے۔ ورنہ انسان کو تو یہ بھی خبر نہیں کہ کس گھڑی سب کچھ تہ و بالا ہو جائے گا اور پلک جھپکنے میں قیامت قائم ہو جائے گی۔ اللہ تو یقیناً جانتا ہے۔ بلکہ وہی ذات قیامت قائم کرنے والی ہے اور یقیناً وہ ہر بات پہ کامل قدرت رکھتا ہے لہٰذا اسی کے حکم کے مطابق عمل بھی اور آئندہ کی منصوبہ بندی بھی درست ہے۔

آدمی کے علم کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ اللہ نے تمہیں ماؤں کے پیٹ سے اس حال میں پیدا فرمایا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے نہ غذا کی خبر نہ لباس کا پتہ نہ بھلے بُرے کی تمیز کچھ بھی تو نہ جانتے تھے پھر اس نے تمہیں حواس عطا فرمائے۔ جن میں بتدریج پختگی آتی گئی اور تم علم حاصل کرنے لگے حصولِ علم کا بہت بڑا ذریعہ تمہاری سماعت کو بنایا دوسرے درجے پر بصارت کو کہ انسان زندگی بھر سُن کر معلومات جمع کرتا ہے اور مشاہدہ بہرحال اس سے کم تر ہی ہوتا ہے۔

عِلم کا مرکز دل ہے

پھر علم کا خزینہ قلب کو بنا دیا۔ تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو اور اس کے احسانات یاد کرو۔ فلاسفہ کے مطابق علم کا خزانہ دماغ ہے مگر یہ درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ دماغ معلومات جمع کرنے کا خزانہ ہے اور معلومات انسان کا حال نہیں بن سکتیں بلکہ جب دل چاہتا ہے تو معلومات کو بیچ کھاتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر، وکیل یا ایک منصف ہی کو لے لیں تو اگر محض ذہنی طور پہ اپنے فن کے بارے معلومات رکھتا ہے تو ان سے ہر جائز و ناجائز طریقے سے محض دُنیا سمیٹے گا۔ اپنے فرضِ منصبی کا لحاظ تک بھی نہ کر پائے گا کہ معلومات دماغ میں ہیں اور دل پہ ان کا اثر نہیں لیکن اگر دل کا حال بدل گیا اور ڈاکٹر کی کیفیت یا وکالت و عدالت کے منصب کا حال دل پر وارد ہو گیا تو ڈاکٹر مریض کے آرام کی فکر زیادہ کرے گا خواہ فیس کم ہی مل سکے۔ وکیل محنت کرے گا اور منصف انصاف کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہ ان کا دل اسی بات میں راحت محسوس کرے گا اور یاد رہے۔ دل کی حیات وحی سے شروع ہوتی ہے اور نبی ہی اس کو تقسیم فرماتا ہے۔ لہٰذا یہ صرف مومن ہے جس کا دل زندہ ہو کر قبولِ علم کے قابل ہوتا ہے۔ ورنہ کافر کو تو سرے سے یہ لذت نصیب ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ پُورا کافر معاشرہ مجبُور و بےبس کا خُون نچوڑتا ہے۔ سُود، جُوا اور ذخیرہ اندوزی صرف غریب اور بےبس کو لُوٹنے کا ڈھنگ ہیں۔ اپنی معمولی خواہشات کی تکمیل کے لیے پُوری انسانیت کو جنگ کی آگ میں جھونک دیتا ہے۔ کافروں کا پراپیگنڈہ نہ دیکھا جائے۔ کاش کوئی اندر جھانک کر دیکھے۔ رہے مسلمان تو ان میں جب نورِ ایمان میں کمی آتی ہے تو دل علم کا خزانہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ معلومات دماغ کے پاس ہوتی ہیں۔ دل اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے

ان سے ناجائز فائدے حاصل کرتا ہے۔

ذرا پرندوں کو ہوا کا سینہ چیرتے ہوئے دیکھو جن کا مادی اور کثیف وجود قدرت باری کی صفت کے طفیل ہواؤں میں تیر رہا ہے۔ اللہ کے سوا انہیں کوئی تھامنے والا نہیں ان کے جسموں کی ساخت پروں کے سائز پر پرندے کے جسم کے مطابق پھر ان میں ایک شعور جو اُڑنے اور اُترنے کے لیے ضروری تھا۔ پھر فضا میں وہ خاصیت کہ اس میں پرواز ممکن ہو یہ سب اور اس طرح کی بے حساب دلیلیں ان کی ذوات میں موجود ہیں مگر سمجھنے کے لیے نورِ ایمان چاہیئے۔

گھر بھی اللہ کی اطاعت ہی سے راحت کا سبب بن سکتا ہے ورنہ نہیں

ربِ جلیل نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو راحت کا سبب بنا دیا۔ کہ تم غمِ جہاں سے گھر میں سکون پاتے ہو بیوی بچے اور رزقِ حلال ذہنی و قلبی سکون کا باعث بنتے ہیں۔ اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ کفر یا نافرمانی کر کے بڑے سے بڑا اور پُرتکلف گھر بھی آرام مہیا نہیں کرتا بلکہ مصائب میں اضافہ کرتا ہے۔ جبھی تو یورپ کے غیر مسلم معاشرہ میں خودکشی کی شرح بہت زیادہ ہے۔ جبکہ ان کے گھروں میں ہر مادی سہولت موجود ہے۔

اور پھر اللہ نے جانوروں کی کھال، بال، اُون وغیرہ سب کو تمہاری راحت و خدمت کا سامان بنا دیا کہ لباس، خیمے، جوتے اور طرح طرح کی چیزیں بنا کر استعمال میں لاتے ہو۔ اور دارِ دُنیا میں استعمال کر کے فائدہ اُٹھاتے ہو۔

مسئلہ

اس آیہ کریمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جانوروں کی کھال یا اُون اور بال سب حلال ہیں اور استعمال جائز ہے۔ وہ جانور حلال ہو یا نہ، ذبح کیا گیا ہو یا مردار ہر حال اُون بال تو ویسے ہی حلال ہیں جبکہ کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

اللہ کی نعمتوں کو دیکھو تو کہ ہر شے کو سایہ عطا کر کے اُسے تمہارے لیے راحت کا باعث بنا دیا۔ بڑے بڑے پہاڑوں کے دامن تمہاری پناہ گاہوں کا کام دیتے ہیں اور لباس بخشا جو تمہیں موسموں کے

اثرات سے بچاتا ہے اور ایسے لباس بنانا سکھا دیئے جو میدانِ کارزار میں تمہارے بدنوں کی حفاظت کا کام کرتے ہیں بھلا کہاں تک شمار کرو گے یہ بے شمار انعامات تقاضا کرتے ہیں کہ تم اللہ کی اطاعت کرو۔

لیکن اس کے باوجود اگر لوگ اطاعت نہ کریں تو آپؐ کا کام میری بات صاف صاف پہنچا دینا ہے کہ یہ سب لوگ اللہ کی نعمتوں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ رات دن برت رہے ہیں مگر اس کے باوجود اس کا احسان ماننے سے انکار کر دیتے ہیں اور اکثریت کفر کی مصیبت میں مبتلا نظر آتی ہے۔

رکوع نمبر ۱۲ آیات ۸۴ تا ۸۹ رُبَمَا ۱۴ / ۱۸

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۸۴﴾

اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ (یعنی پیغمبر) کھڑا کریں گے تو نہ تو کفار کو (بولنے کی) اجازت ملے گی اور نہ اُن کے عذر قبول کیے جائیں گے ﴿۸۴﴾

84. And (bethink you of) the day when We raise up of every nation a witness, then there is no leave for disbelievers, nor are they allowed to make amends.

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿۸۵﴾

اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے تو پھر نہ تو اُن کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائیگی ﴿۸۵﴾

85. And when those who did wrong behold the doom, it will not be made light for them, nor will they be reprieved.

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۸۶﴾

اور جب مشرک اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ پروردگار یہ وہی ہمارے شریک ہیں جنکو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ تو وہ (اُن کے کلام کو مسترد کر دیں گے اور) اُن سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو ﴿۸۶﴾

86. And when those who ascribed partners to Allah behold those partners of theirs, they will say: Our Lord! these are our partners unto whom we used to cry instead of Thee. But they will fling to them the saying: Lo! ye verily are liars!

وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۸۷﴾

اور اُس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو طوفان وہ باندھا کرتے تھے سب اُن سے جاتا رہے گا ﴿۸۷﴾

87. And they proffer unto Allah submission on that day, and all that they used to invent hath failed them.

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿۸۸﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکا ہم اُن کو عذاب پر عذاب دیں گے۔ اس لئے کہ شرارت کیا کرتے تھے ﴿۸۸﴾

88. For those who disbelieve and debar (men) from the way of Allah, We add doom to doom because they wrought corruption.

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۸۹﴾

اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر اُمت میں سے خود اُن پر گواہ کھڑے کریں گے۔ اور (اے پیغمبر) تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اسمیں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے ﴿۸۹﴾

89. And (bethink you of) the day when We raise in every nation a witness against them of their own folk, and We bring thee (Muhammad) as a witness against these. And We reveal the Scripture unto thee as an exposition of all things, and a guidance and a mercy and good tidings for those who have surrendered (to Allah).

اسرار و معارف

پ ۱۴ - ع ۱۸ - وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ..... الى ..... هُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۸۴ تا ۸۹

ایک روز ایسا آئے گا جب ہر قوم میں سے ایک ہستی یعنی اس کی طرف بھیجا گیا نبی یا رسول شہادت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں طلب کیا جائے گا جو ان لوگوں کے رُو برُو ان کے اس کردار کی شہادت دے جو انہوں نے اللہ کے احکام کے ساتھ اپنایا تھا تو وہ وقت اعمال کا نہ ہوگا کہ تب کافروں کو اصلاحِ احوال کی اجازت ملے یا یہ موقع دیا جائے۔ اب کوئی ایسا عمل کرلو جس پہ اللہ راضی ہوجائیں کہ وہ روز تو اجر اور جزا کا ہوگا۔ عمل کا ثواب ہی وقت ہے جب کفّار پر عذاب وارد ہوگیا یا یہ اس میں داخل ہوگئے تو پھر نہ ہی عذاب میں کمی واقع ہوگی اور نہ انہیں کسی طرح کی مہلت ہی مل سکے گی بلکہ بات ہی اُلٹ جائے گی۔ یہ جن ہستیوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں انہیں دیکھ کر کہیں گے کہ یہی وہ ہیں جن کی پُوجا ہم کیا کرتے تھے۔ اور تیری ذات و صفات میں انہیں شریک مانتے تھے تو وہ بھی ڈر کر کہہ دیں گے کہ ایسا ہرگز نہیں تم صاف جھوٹ بول رہے ہو خواہ یہ بات یوں درست ہو کہ جیسے انبیاء کو یا فرشتوں کو پوجتے رہے تو انہوں نے تو ہرگز ایسا کرنے کو نہ کہا تھا یا درخت اور پتھر کہہ اٹھیں تو انہیں بھی ان امور کا علم ہی نہ تھا یا پھر شیاطین بھی کہہ دیں اور وہ بھی کافر ہی تو ہیں انہی کی طرح جھوٹ بول رہے ہوں۔ جیسے یہ دُنیا میں بولتے تھے وہ وہاں انکار کر رہے ہوں۔ بہرحال یہ حیلہ بازیاں کوئی فائدہ نہ دیں گی اور کفار پر عذاب کئی گنا بڑھا دیا جائے گا کہ ایک تو اپنے کفر پہ مرتب ہوگا پھر جتنے لوگوں کو کفر پر لگایا اور اللہ کی راہ سے بھٹکایا ہر ایک کا عذاب ان پر بھی تو پڑے گا کہ اس فساد کے بانی تھے۔ اس روز ہر قوم کا نبی اس پر شہادت دے گا اور جب یہ لوگ اپنے نبیوں کی بات جھٹلانے کی کوشش کریں گے تو ان کے مقابل آپؐ کو نبیوں کے حق میں گواہ بنایا جائے گا اس لیے کہ آپؐ پر قرآن اُتارا گیا جو ہر بات کو بیان کرتا ہے۔ امم سابقہ کے حالات انبیاء کی باتیں اور کفار کا کردار اور ساتھ ہی ساتھ ماننے والوں اور مسلمانوں کے لیے اللہ کی ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی نیز آخرت

کے بارے خوشی کی خبر دینے والا بھی قرآن حکیم ہی تمام امور کے اصول بیان فرماتا ہے۔ دین کی ہر بات کی اصل تو موجود ہے جس کی شرح حدیث پاک ہے۔ دُنیا کی تمام ایجادات کا اشارہ بھی ملتا ہے جہاں مختلف اشیاء میں تدبر اور غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے نیز بُنیادی اور اصولی باتیں تو پہلوں اور پچھلوں کے حالات کے ساتھ بیان فرما دیتا ہے۔

رکوع نمبر ۱۳   آیات ۹۰ تا ۱۰۰   رُبَمَا ۱۴ / ۱۹

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو ﴿۹۰﴾

90. Lo! Allah enjoineth justice and kindness, and giving to kinsfolk, and forbiddeth lewdness and abomination and wickedness. He exhorteth you in order that ye may take heed.

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾

اور جب خدا سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے ﴿۹۱﴾

91. Fulfil the covenant of Allah when ye have covenanted, and break not your oaths after the asseveration of them, and after ye have made Allah surety over you. Lo! Allah knoweth what ye do.

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دیگا ﴿۹۲﴾

92. And be not like unto her who unravelleth the thread, after she hath made it strong, to thin filaments, making your oaths a deceit between you because of a nation being more numerous than (another) nation. Allah only trieth you thereby, and He verily will explain to you on the Day of Resurrection that wherein ye differed.

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

اور اگر خدا چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی جماعت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو (اس دن) ان کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائیگا ﴿۹۳﴾

93. Had Allah willed He could have made you (all) one nation, but He sendeth whom He will astray and guideth whom He will, and ye will indeed be asked of what ye used to do.

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾

اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں) کے قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو خدا کے رستے سے روکا تم کو عقوبت کا مزا چکھنا پڑے۔ اور بڑا سخت عذاب ملے ﴿۹۴﴾

94. Make not your oaths a deceit between you, lest a foot should slip after being firmly planted and ye should taste evil forasmuch as ye debarred (men) from the way of Allah, and yours should be an awful doom.

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾
فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾
اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ
ع ١٣/١١ ١٩ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اسکے
بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو صلہ
خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے ﴿۹۵﴾
جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور جو خدا کے
پاس ہے وہ باقی ہے (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے
صبر کیا ہم ان کو اُن کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے ﴿۹۶﴾
جو شخص نیک اعمال کریگا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی
ہو گا تو ہم اسکو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ
رکھیں گے اور (آخرت میں) اُنکے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دینگے ﴿۹۷﴾
اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ
مانگ لیا کرو ﴿۹۸﴾
کہ جو مومن ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں
اُن پر اُس کا کچھ زور نہیں چلتا ﴿۹۹﴾
اُس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسکو رفیق بناتے ہیں اور
اُسکے (وسوسے کے) سبب (اُسکو) (خدا کا) شریک مقرر کرتے ہیں ﴿۱۰۰﴾

95. And purchase not a small gain at the price of Allah's covenant. Lo! that which Allah hath is better for you, if ye did but know.

96. That which ye have wasteth away, and that which Allah hath, remaineth. And verily We shall pay those who are steadfast a recompense in proportion to the best of what they used to do.

97. Whosoever doth right, whether male or female, and is a believer, him verily We shall quicken with good life, and We shall pay them a recompense in proportion to the best of what they used to do.

98. And when thou recitest the Qur'ân, seek refuge in Allah from Satan the outcast.

99. Lo! he hath no power over those who believe and put trust in their Lord.

100. His power is only over those who make a friend of him, and those who ascribe partners unto Him (Allah).

اسرار و معارف

پ ١٤ - ع ١٩ - اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ ..... الی ..... وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ٩٠ تا ١٠٠

پھر کتاب اللہ کی تعلیمات کی خوبی اور کمال دیکھئے کہ ذرا بھی عقل سلیم نصیب ہو ایسی تعلیمات کا
انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں ایک آیہ مبارکہ ہیں قرآنی تعلیمات کا سارا خلاصہ اور حاصل ارشاد فرما دیا گیا
کہ اللہ تین باتوں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ عدل، احسان اور اِیتَایٔ ذِی الْقُرْبٰی

عدل

برابر کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اسی لیے جھگڑے میں فیصلے کو عدل کہا جاتا ہے
یعنی افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کا حسین راستہ۔ یعنی سب سے پہلے بندہ اپنے اور اپنے رب

کے درمیان عدل کرے کہ اللہ کی رضا کو خواہشاتِ نفس پر مقدم رکھے اور اس کے احکام کی تعمیل میں پوری کوشش کرے اپنے نفس کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کا اہتمام کرے۔ اور جن خواہشات میں اس کی ہلاکت ہو ان سے بچانے کی بھرپور کوشش کرے ایسے ہی اپنے اور دوسرے لوگوں کے درمیان عدل یہ ہے کہ سب کے حقوق ادا کرے اور اپنا حق تو حاصل کرے مگر زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔ ایسے ہی معاملات یا جھگڑوں میں ناروا رعایت یا طرفداری نہ کرے۔ غرض عقیدہ، عمل اور اخلاقیات سب میں عدل مطلوب ہے۔

احسان

دوسرا حکم احسان کا ہے اور یہ حکم ہی سارے عمل کی رُوح ہے۔ احسان سے مراد ہے کہ جو کردار ہو وہ کیفیات قلبی کا آئینہ دار ہو اور پورے خلوص سے عمل کیا جائے۔ محض دکھانے کو یا شہرت حاصل کرنے کو نہ کیا جائے۔ جیسا کہ حدیثِ احسان کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو یہ ضرور ہو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ یعنی ہر عمل ربِ جلیل کے رُوبرو کیا جائے اور یہ کیفیت قلب کی ہوتی ہے۔ جس کے لیے مجاہدہ تو کیا جا سکتا ہے مگر عطا وہبی طور پر ہوتی ہے کہ یہ از قسم ثمرات ہے اور ثمرات ہمیشہ وہبی ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ کریم کی طرف سے عطا فٹ سے ہو جاتے ہیں۔ یہی دولت صحبتِ نبوی ؐ سے تقسیم ہوئی۔ تعلیمات تو آپؐ نے زبانی ارشاد فرمائیں۔ مگر صحابی صرف وہ شخص بن سکا جسے فیضِ صحبت نصیب ہُوا اور صحابیت کے طفیل انہیں یہ استحضار کا درجہ نصیب ہُوا کہ ان کی زندگی اور موت ہر شے اللہ کے رُوبرو ہو گئی۔ یہی دولت شیخ کی صحبت سے مطلوب ہوتی ہے اور جُوں جُوں ترقی درجات نصیب ہوتی ہے۔ یہ کیفیت زیادہ ہوتی جاتی ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ جس قدر اضافہ اس کیفیت میں ہوتا ہے درجات و منازل بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ مجاہدہ کا تعلق اپنی ذات سے ہے کہ محنت سے اپنے قلب کی صفائی کرتا ہے اور شیخ کی صحبت کے اثر سے اس میں کیفیات پیدا ہوتی ہیں جو منتقل کرنا اللہ کا اپنا کام ہے۔

اِیتائِ ذِی القُربٰی: کا حاصل یہ ہے رشتہ داری کے حقوق ادا کرے۔ جس کا معنیٰ

یہ سمجھ میں آتا ہے کہ محض اس لیے ان سے احسان نہ کرے کہ وُہ اس کی عزّت کرتے ہیں یا اچھے لوگ ہیں بلکہ ان کی طرف سے ناخوشگوار سلوک پر بھی درگذر کرے۔ اور رشتہ داری کے سبب یا صلہ رحمی کہہ لیجئے کے باعث ان سے حسنِ سلوک کرے۔ اور تین کاموں سے منع فرمایا ہے۔ اوّل

فحشاءِ : ایسا عمل جس کا بُرا ہونا معروف ہو۔ جیسے آپ عالمگیر بُرائی کہہ سکتے ہیں۔ جیسے جھُوٹ یا چوری وغیرہ اور دوسرے مُنکر۔

منکر : اس سے مُراد وہ افعال ہیں جن کے گناہ اور ممنوع ہونے پر اہلِ شریعت کا اتفاق ہے خواہ وہ ظاہری ہوں جیسے عمل میں یا باطنی جیسے عقیدہ میں اور جس بات پر اجتہادی اختلاف ہو اُس کی کسی جانب کو بھی منکر نہ کہا جائے گا۔ تیسری بات ہے بَغیُ۔

بغیُ : ایسے فعل کو کہا جائے جس کا اثر متعدی ہو۔ یعنی دوسروں کے حقوق اس سے متاثر ہوتے ہوں اور عالم میں خرابی پیدا ہوتی ہو۔ فساد کی آگ بھڑکتی ہو۔ ایسے گناہ بغاوت شمار ہوتے ہیں غرض انسانی معاشرے کے لیے بہترین اصُول اس ایک آیت میں سمو دیئے کہ تین کام کرنے کے ہیں۔ اور تین کاموں سے رُکنے کا حکم ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو جس میں ساری انسانیت کی بہتری اور انسان کی ذاتی فلاح ہے۔

اور اللہ کے وعدے یعنی جن وعدوں کو پُورا کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو پُورا کرو یعنی ایسے وعدے یا قسمیں جو خلافِ شریعت بات پر کیے جائیں۔ نہ صرف پورے نہ کیے جائیں گے بلکہ ان سے توبہ کرنا ضروری ہوگا اور قسموں کو پورا کرنے کا پورا اہتمام کرو کہ جس بات پر تم نے اللہ کی قسم کھاکر اُسے پختہ کر دیا تو اس پر تم اللہ کو ضامن بنا چکے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے لہٰذا ایسی قسموں کو جو جائز امور پر ہوں پوری محنت اور کوشش سے نباہو۔ اور اس بدنصیب خاتون کی طرح مت بنو جو دن بھر سُوت کاتنے کے بعد اُسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے کہ نہ وہ رُوئی باقی رہی نہ تاگا اور محنت الگ سے برباد۔ وعدہ خلافی کرنے سے یا قسم توڑنے سے اعمال کا یہی حال ہوتا ہے اور نہ ہی قسموں کو بہانہ بازی کا ذریعہ بناؤ کہ ایک گروہ سے معاہدہ ہو گیا تو اب دوسرا گروہ طاقتور نظر آیا تو پہلے سے وعدہ خلافی

کر کے دوسرے کی طرف بھاگ اُٹھو کہ ایسی حالتوں سے تمہیں واسطہ پڑتا رہے گا اور یہی امتحان ہے کہ انسان اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے یا اللہ کی اطاعت ہر حال کرتا ہے۔ خواہ خواہشات قربان بھی کرنا پڑیں کہ ان تمام اعمال کی حقیقت اور نتائج روزِ قیامت تمہارے روبرو کر دیئے جائینگے۔

اگر اللہ چاہتے تو سب کو ایک ہی فرقہ بنا دیتے اور سب لوگوں کو ایک سا طرزِ فکر عطا کرتے مگر اس نے اس کا مدار انسانی عمل پہ رکھا کہ جس سے خفا ہو اُسے ہدایت سے محروم کر دیتا ہے اور وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور جسے چاہے یعنی جس پر راضی ہو اسے ہدایت نصیب فرماتا ہے اور انسانی اعمال ہی تو سب نتائج کا سبب بنتے ہیں لہٰذا جو کچھ بھی کرتے ہو اس کے بارے تم سے پرسش ہو گی۔

عہد شکنی نہ صرف بہت بڑا جُرم ہے اس میں ایمان ضائع ہونے تک کا خطرہ ہے۔

اور اپنے وعدوں اور قسموں کو دھوکا دینے کا سبب نہ بناؤ کہ عہد کر کے توڑ دو یا قسم اُٹھا کر دھوکا دو تو یہ صورتِ حال دوسروں کے لیے بھی گمراہی کا باعث بنے گی اور ان کے قدم بھی پھسلنے لگیں گے۔ یوں بدعہدی ایک بہت بڑے فساد کا باعث بن کر اللہ کی راہ سے روکنے کا موجب ہو گی جس کی پاداش میں بہت بڑا عذاب مرتّب ہو گا کہ ایسے اعمال جو نہ صرف خود گناہ ہوں بلکہ دُوسروں کی گمراہی کا سبب بن جائیں وہ بہت بڑے عذاب کا باعث بنتے ہیں اور کسی کے کردار کو دیکھ کر اگر لوگ گمراہ ہونے لگیں تو ایسا شخص خود بھی ایمان ضائع کر بیٹھتا ہے کہ عذابِ عظیم ایمان ہی کے ضائع ہونے کا نام ہے۔

اس میں جاہل اور محض نام کے صُوفیوں کے لیے بھی بہت بڑی تنبیہ ہے جہاں عام مُسلمان کی بدعہدی یا بُرا عمل دُوسروں کو اسلام سے بدظن کرتا ہے وہاں نام نہاد صُوفیوں کا کردار خود مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور یہی جُرم خود اس کے ایمان کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اَلعیاذُ باللہ۔

رشوت بھی نہ صرف بدعہدی ہے بلکہ عہد فروشی ہے اور وُہ بھی اتنی ہی سخت سزا کی مُوجب بنتی ہے۔

اور اللہ کے عہد کو یعنی اپنی ذمہ داریوں کو چند سکوّں کے عوض مت بیچو۔ علماءِ تفسیر کے مطابق جس کام کا

پورا کرنا کسی کے ذمہ ہو وُہ اللہ کا عہد ہے اس پہ اپنی طے شدہ اُجرت یا تنخواہ سے زائد کسی سے حاصل کرنا یا کچھ لیے بغیر کام نہ کرنا یہ ہی اللہ کا عہد توڑنا اور اُسے فروخت کرنا ہے۔ کم قیمت سے مراد دُنیا کا فائدہ ہے کہ کتنا بڑا بھی تب بھی اللہ کے عہد کی عظمت کے سامنے فانی دُنیا کی حیثیت بہت کم ہی ہے۔ لہٰذا رشوت کی لعنت نہ صرف یہ کہ مومن کو زیب نہیں دیتی۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ایمان سلب ہو جانے کا خطرہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ ایسی چیز یا عہدہ یا فائدہ کچھ دے دلا کر حاصل کرنا جو اس کا حق نہ بنتا ہو یعنی رشوت دینا بھی اتنا ہی جُرم ہے کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنّمی ہیں۔ ہاں جو کسی کا حق بنتا ہو مگر دینے والا بغیر رشوت کے نہ دے تو یہ نہ صرف رشوت ہے بلکہ ڈاکہ ہے اور لینے والا ڈاکو ہے اور اس صورت میں دینے والا مظلوم ہے۔ یاد رکھو جو بھی تمہارے پاس ہے سب فانی ہے۔ مال و دولت ہو یا دوستی و دشمنی، جاہ و جلال ہو یا شان و شوکت سب کچھ ہی فنا ہونے والا ہے مگر اس کے اثرات اور نتائج یعنی وُہ شئے جو اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والے ہیں۔ اب محض فانی اعمال کی طلب میں عمر ضائع کرنا اور باقی رہنے والے نتائج کی فکر نہ کرنا تو دانشمندی نہ ہوگی۔

صبر

اور جن لوگوں نے صبر کیا ہوگا یعنی خواہشات کے مقابلے میں اللہ کی اطاعت اختیار کی ہوگی کہ صبر کی تعریف خود کو اللہ کی نافرمانی سے روکنا ہے۔ انہیں ان کے اس عمل کا بدلہ بہترین اور کئی گنا زیادہ عطا کیا جائے گا۔

کیا یہ حقیقت بھی اس بات ہی کی دلیل نہیں کہ مرد ہو یا عورت جسے بھی ایمان نصیب ہو اور اس کے اعمال نیک ہوں تو اُسے حیاتِ طیبہ یعنی بہترین پُرسکون زندگی نصیب ہوتی ہے۔ پُرسکون زندگی سے یہ مراد نہیں کہ اسے کوئی بیماری یا غربت و افلاس یا دُنیا کی مصیبت پیش نہیں آتی بلکہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ صحت و دولت و فراغت سکون کا سبب ہے۔ کہ سکون دل کی حالت کا نام ہے جس کے حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کی جاتی ہے۔ عہدہ، حکومت، مال و دولت اور گھر بار، دوست احباب سب اسی غرض سے اختیار کیے جاتے ہیں۔ مگر کتنے امیر پُرسکون ہیں یا کتنے با اثر افراد سکون سے جی

رہے ہیں۔ ذرا یورپ و مغرب کے کافر معاشرہ کو دیکھیں جہاں دولت کی فراوانی ہے۔ خوبصورت گھر، اچھی غذا اور بہترین وسائل ہیں وہاں سکون نام کو نہیں اور خود کشی، طلاق اور آپس میں لاتعلقی کی کوئی حد نہیں کہ دلوں میں سکون نہیں ہے لیکن جہاں نورِ ایمان ہو اور اتباعِ سنّت نصیب ہو فاقہ کشی یا بیماری تو کیا موت تک میں سکون نصیب رہتا ہے کہ یہی اللہ کا قانون ہے۔ اور جب دُنیا میں یہ صورتِ حال ظاہر ہے تو آخرت کا اجر انہیں عمل کے اعتبار سے بہت بڑھ چڑھ کر نصیب ہو گا۔

عملِ صالح اور اطاعتِ الٰہی میں سب سے بڑی رکاوٹ شیطان ہی پیدا کرتا ہے جو مختلف وساوس پیدا کرتا ہے اور شیطانوں کی ایک قسم انسانوں میں سے ہے جو ابلیس کا اثر قبول کر کے نیکی میں مانع ہوتے ہیں تو جہاں اُن سے جہاد کا حکم ہے کہ ان کا دفعیہ ہو سکے وہاں ابلیس اور اُس کی اولاد سے اللہ کی پناہ مانگنا ضروری ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی کام کرنے لگیں وہ کتنا اچھا بھی ہو خواہ تلاوتِ کلام اللہ ہی کرنے لگیں تو اے حبیب ﷺ شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کریں۔ گویا آپ ﷺ کی وساطت سے ساری انسانیت کو خطاب فرمایا گیا ہے۔

تعوذ پڑھنا سُنّت ہے

لہٰذا تلاوتِ قرآن سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرَّجیم پڑھنا سُنّت ہے۔ اسے جمہور علماء نے فرض نہیں لکھا کہ بعض مواقع پر نہ پڑھنا بھی ثابت ہے۔ اس موقع پر بحث تفسیر ابنِ کثیر میں موجود ہے۔ تلاوتِ قرآن نماز میں ہو تو بھی تعوذ پڑھا جائے گا۔ اور حنفیوں کے نزدیک صرف پہلی رکعت میں کافی ہے۔ ایسے ہی ہر کام سے پہلے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیئے۔ جس کے لیے حدیث شریف میں مختلف دُعائیں موجود ہیں کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والوں پر اور مضبوط ایمان رکھنے والے لوگوں پر شیطان کا بس نہیں چلتا۔ اس کا زور بھی انہی پر چلتا ہے۔ جو اسی کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی کر کے اللہ کی حفاظت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یا عقیدہ کے اعتبار سے شرک میں مبتلا ہو کر اللہ کی تائید کھو دیتے ہیں۔ لہٰذا گناہ کی بہت بڑی سزا یہ ہے کہ دُنیا کی زندگی میں ہی انسان گمراہی کا شکار ہو کر آخرت کی تباہی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ہم کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدل دیتے ہیں۔ اور خدا جو کچھ نازل فرماتا ہے اُسے خوب جانتا ہے تو (کافر) کہتے ہیں کہ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے بنا لاتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن میں اکثر نادان ہیں ﴿۱۰۱﴾

101. And when We put a revelation in place of (another) revelation,—and Allah knoweth best what He revealeth—they say: Lo! thou art but inventing. Most of them know not.

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰۲﴾

کہہ دو کہ اس کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ لیکر نازل ہوئے ہیں تاکہ یہ (قرآن) مومنوں کو ثابت قدم رکھے اور حکم ماننے والوں کیلئے تو (یہ) ہدایت اور بشارت ہے ﴿۱۰۲﴾

102. Say: The holy Spirit[5] hath revealed it from thy Lord with truth, that it may confirm (the faith of) those who believe, and as guidance and good tidings for those who have surrendered[6] (to Allah).

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ ﴿۱۰۳﴾

اور ہمیں معلوم ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) کو ایک شخص سکھا جاتا ہے۔ مگر جس کی طرف تعلیم کی نسبت کرتے ہیں اُس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے ﴿۱۰۳﴾

103. And We know well that they say: Only a man teacheth him. The speech of him at whom they falsely hint is outlandish, and this is clear Arabic speech.[7]

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۰۴﴾

یہ لوگ خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو خدا ہدایت نہیں دیتا اور اُن کے لئے عذاب الیم ہے ﴿۱۰۴﴾

104. Lo! those who disbelieve the revelations of Allah, Allah guideth them not and theirs will be a painful doom.

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿۱۰۵﴾

جھوٹ افترا تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ اور وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۰۵﴾

105. Only they invent falsehood who believe not Allah's revelations, and (only) they are the liars.

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۱۰۶﴾

جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور اُن کو بڑا سخت عذاب ہوگا ﴿۱۰۶﴾

106. Whoso disbelieveth in Allah after his belief—save him who is forced thereto and whose heart is still content with Faith—but whoso findeth ease in disbelief: on them is wrath from Allah. Theirs will be an awful doom.

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿۱۰۷﴾

یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا۔ اور اس لئے کہ خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ﴿۱۰۷﴾

107. That is because they have chosen the life of the world rather than the Hereafter, and because Allah guideth not the disbelieving folk.

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿۱۰۸﴾

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر خدا نے مُہر لگا رکھی ہے اور یہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۱۰۸﴾

108. Such are they whose hearts and ears and eyes Allah hath sealed. And such are the heedless.

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۰۹﴾

کچھ شک نہیں کہ یہ آخرت میں خسارہ اُٹھانے والے ہوں گے ﴿۱۰۹﴾

109. Assuredly in the Hereafter they are the losers.

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

پھر جن لوگوں نے ایذائیں اٹھانے کے بعد ترک وطن کیا۔ پھر جہاد کئے اور ثابت قدم رہے تمہارا پروردگار اُنکو بیشک ان آزمائشوں کے بعد بخشنے والا (اور اُن پر) رحمت کرنیوالا ہے ﴿۱۱۰﴾

110. Then lo! thy Lord—for those who become fugitives after they had been persecuted, and then fought and were steadfast—lo! thy Lord afterward is (for them) indeed Forgiving, Merciful.

اسرار و معارف

پ۱۴-ع ۲۰- وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً ...... الی...... مِنْۢ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۱۰۰ تا ۱۱۰

شیطانی وساوس میں گرفتار کفار کو اس بات پہ بھی اعتراض ہے کہ قرآن کی آیات منسوخ یا تبدیل کیوں ہوتی ہیں اور کہتے ہیں اگر اللہ کا کلام ہوتا تو بھلا اللہ کو کیا پہلے معلوم نہ تھا کہ ایک حکم دیا پھر اسے بدل کر دوسرا دے دیا۔ ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ آپ ﷺ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔ کلام خود بناتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کا ہے۔ یہ ان کی جہالت کے باعث ہے۔ ورنہ اللہ تو انسانوں کی سہولت اور بہتری کے لیے منسوخ فرماتے ہیں۔ جبکہ ایک حال میں ایک حکم بہتر تھا۔ وہ ارشاد فرمایا جب حالت بدل گئی تو حکم تبدیل کر دیا گیا کہیے کہ یہ احکام تو رب جلیل کا پاک فرشتہ لاتا ہے اور اس کی اپنی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ بندوں کے حال کی رعایت فرماتا ہے۔ صدیوں سے کفر میں مبتلا ایک معاشرے کو ایک دم سے مجبور نہیں کر دیا گیا بلکہ یہ اس کی شانِ ربوبیت کہ بتدریج احکام مکمل فرماتا گیا۔ اور آخر ایک مطلوبہ معاشرہ قائم ہو گیا تو منسوخ ہونا بھی ختم کر دیا گیا۔ نیز یہ سب ہی تو حق ہے۔

کلام اللہ کا اثر اور کیفیت

اور اس میں ایک کیفیت ہے اور اس کا یہ اثر ہے کہ جس دل میں نورِ ایمان ہو اُسے مزید ثبات نصیب ہوتا ہے۔ ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ یعنی نیک عمل کرنے کو جی چاہتا ہے اور ایک انمول مسرت و شادمانی کا عالم دل پہ طاری ہو جاتا ہے۔

اخذِ کیفیات

مگر یہ سب ان کو نصیب ہوتا ہے جو سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ ان سے ثابت ہے کہ اخذِ کیفیات کے لیے مکمل اور غیر مشروط اطاعت شرط ہے۔ ہاں شیخ سے اطاعت کی حد شریعت ہے۔ اس کے باہر اطاعت نہ کی جائے گی۔

اللہ کو خبر ہے کہ یہ مشرک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو فلاں آدمی سکھاتا ہے۔ مفسرین کے مطابق مکہ مکرمہ میں ایک باہر سے آیا ہوا لوہار تھا۔ جو آپ ﷺ کی باتیں سنتا تھا تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ وہ کچھ پہلی کتابوں کا علم بھی رکھتا تھا۔ مگر ان میں اتنا شعور بھی نہیں کہ جس آدمی کا کہتے ہیں

وہ خود عجمی ہے اور کتاب اللہ کی زبان ایسی فصیح و بلیغ عربی ہے کہ تمام عالمِ عرب کے سامنے اس کا چیلنج موجود ہے جس کا کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اور نہ دے سکے گا۔ بلکہ ان کے اس معاندانہ رویّے کا اثر خود ان پر ایسا پڑتا ہے کہ مزید کفر میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ انہیں ہدایت نصیب ہی نہیں کرتا اور ان کے لیے بہت دَرد ناک عذاب ہے۔ یہ افترٰی کا طعنہ دینے والے خود ہی افترٰی کرتے ہیں۔ کہ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور سخت جھُوٹ بولتے ہیں اور جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ بہت بڑا جھُوٹ ہے اور ہاں اگر یہی کفریہ کلمات کہنے پر کسی کو مجبور کر دیا جائے مگر اس کا دل ایمان پر جما ہُوا ہو تو محض جان بچانے کے لیے کوئی کلمۂ کفر یا کافرانہ فعل کرنا جس پر مجبُور کر دیا جائے تو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا۔

مسئلہ اکراہ

فقہا کے مطابق اگر کسی کو کلمۂ کفر کہنے یا کافرانہ کام کرنے پر اس حد تک مجبور کر دیا جائے کہ نہ کہنے سے قتل کا خوف ہو تو ایسا کرنے سے گناہ نہ ہوگا جبکہ دل ایمان پر جما ہُوا ہو۔ کیونکہ بعض غریب صحابہؓ کو یہ حال پیش آیا جن میں سے اکثر تو شہید ہوئے بعض نے ایسا کہہ کر جان بچائی اور ہجرت کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچے۔ لیکن ایسے لوگ جن کے دلوں میں ہی کفر رچ بس گیا ہو ان پر اللہ کا غضب ہوگا۔ دارِ دُنیا میں بھی تباہی کا سامنا کریں گے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے کہ ایمان لانے کے بعد کفر کو پلٹنا بہت بڑا جرم ہے۔ شرعاً بھی مُرتد واجب القتل ہے۔ کہ اُن کے اِس فعل کا سبب محض دُنیا کی طلب ہی ہے جسے انہوں نے آخرت پر محبوب جانا اور یہ ایسا جُرم ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ کبھی ہدایت کی توفیق نہیں بخشتے بلکہ ان کے دلوں پر اس جُرم کی پاداش میں مہر لگا دی جاتی ہے اور ان کی سماعت و بصارت بھی ایسی متاثر ہوتی ہے کہ حق پہچاننے سے قاصر ہوتے ہیں اور یہی لوگ ہمیشہ کی غفلت میں غرق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ حال اس بات کی دلیل ہے کہ یقیناً یہ لوگ آخرت میں بہت نقصان میں ہوں گے۔

مگر جو لوگ ظلماً کفر پہ مجبُور کیے گئے مگر موقع پا کر انہوں نے وطن چھوڑا، ہجرت کی پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیے یا عُمر بھر مجاہدہ کرتے رہے اور خواہشات پر صبر کر کے اللہ کی اطاعت اختیار کی ان کے لیے اللہ کی مغفرت بہت وسیع ہے اور وُہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

111. On the Day when every soul will come pleading for itself, and every soul will be repaid what it did, and they will not be wronged.

جس دن ہر متنفس اپنی طرف سے جھگڑا کرنے آئیگا۔ اور ہر شخص کو اسکے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور کسی کا نقصان نہیں کیا جائے گا ﴿۱۱۱﴾

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ
نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۱۱﴾

112. Allah coineth a similitude: a township that dwelt secure and well content, its provision coming to it in abundance from every side, but it disbelieved in Allah's favours, so Allah made it experience the garb of dearth and fear because of what they used to do.

اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی ہر طرف سے رزق با فراغت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا ﴿۱۱۲﴾

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً
مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ
فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ
بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿۱۱۲﴾

113. And verily there had come unto them a messenger from among them, but they had denied him, and so the torment seized them while they were wrong-doers.

اور ان کے پاس انہی میں سے ایک پیغمبر آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا سو ان کو عذاب نے آ پکڑا اور وہ ظالم تھے ﴿۱۱۳﴾

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ
فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ظَالِمُونَ ﴿۱۱۳﴾

114. So eat of the lawful and good food which Allah hath provided for you, and thank the bounty of your Lord if it is Him ye serve.

پس خدا نے جو تم کو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ اگر اسی کی عبادت کرتے ہو ﴿۱۱۴﴾

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا
طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن
كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۱۴﴾

115. He hath forbidden for you only carrion and blood and swine-flesh and that which hath been immolated in the name of any other than Allah; but he who is driven thereto, neither craving nor transgressing, lo! then Allah is Forgiving, Merciful.

اس نے تم پر مُردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی)۔ ہاں اگر کوئی ناچار ہو جائے تو بشرطیکہ گناہ کرنیوالا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۱۵﴾

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ
وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ
بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۵﴾

116. And speak not, concerning that which your own tongues qualify (as clean or unclean), the falsehood: "This is lawful, and this is forbidden," so that ye invent a lie against Allah. Lo! those who invent a lie against Allah will not succeed.

اور یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہ خدا پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا بھلا نہیں ہوگا ﴿۱۱۶﴾

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ
الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ
لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ
يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿۱۱۶﴾

117. A brief enjoyment (will be theirs); and theirs a painful doom.

(جھوٹ کا) فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر (اسکے بدلے) انکو عذاب الیم بہت ہوگا ﴿۱۱۷﴾

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۱۷﴾

118. And unto those who are Jews, We have forbidden that which We have already related unto thee. And We wronged them not, but they were wont to wrong themselves.

اور جو چیزیں ہم تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں وہ ہم نے یہودیوں پر حرام کر دی تھیں۔ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے ﴿۱۱۸﴾

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا
عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن
كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۸﴾

119. Then lo! thy Lord—for those who do evil in ignorance and afterward repent and amend—lo! (for them) thy Lord is afterward indeed Forgiving, Merciful.

پھر جن لوگوں نے نادانی سے برا کام کیا۔ پھر اس کے بعد توبہ کی اور نیکوکار ہو گئے تو تمہارا پروردگار (ان کو) توبہ کرنے اور نیکوکار ہو جانے کے بعد بخشنے والا اور (ان پر) رحمت کرنے والا ہے ﴿۱۱۹﴾

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَ
أَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع ۱۵/۲۱

اسرار و معارف

پ ۱۱ - ع ۲۱ = يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ..... الی..... مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ- ۱۱۱ تا ۱۱۹

قیامت کا روز ایسا کٹھن ہو گا کہ ہر شخص اپنی جان کی فکر میں اپنے اور صرف اپنے لیے شور کر رہا ہو گا۔ دُنیا کے رشتے ناطے اور دُنیا داری کی محبتیں سب کچھ کسی کو ذرہ برابر متاثر نہ کر سکے گا۔ لیکن یہ شور بھی کس کام کا جبکہ بدلہ پُورے انصاف اور عدل سے ملے گا اور کسی پر ذرہ برابر زیادتی نہ کی جائے گی بلکہ اللہ کی رحمت و بخشش سے احسان تو کیا جائے گا کہ تھوڑے عمل کا اجر زیادہ عطا کر دیا جائے۔ مگر گناہ اور جرم کی سزا اسی قدر ملے گی جو اس جرم پر مرتب ہو گی۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ کی نافرمانی نہ معمولی جرم ہے اور نہ اس کی سزا معمولی ہو گی۔ دُنیا میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں کہ کتنے ایسے شہر تھے جو بڑے مزے سے رہتے تھے اور ہر جانب سے روزی وہاں کھچی چلی آتی تھی مگر انہوں نے انعاماتِ الٰہی سے کفر کیا تو اللہ نے اُن پر بھوک اور خوف جیسی بلائیں مسلط کر دیں۔ جو ان کے کردار کا پھل تھا۔ خود اہلِ مکہ اس کی بہترین مثال تھے۔ کہ آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد وہاں قحط پڑ گیا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے کُتّے بلیاں اور مُردار کیا غلاظت تک کھائی۔ پھر ابوسفیان نے ایمان لانے سے قبل آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور یہ آپ ﷺ کی قوم تباہ ہو رہی ہے جس پر آپ ﷺ نے مدینہ منوّرہ سے کھانے کا سامان بھی بھجوایا اور دُعا فرمائی تو انہیں قحط سے نجات نصیب ہوئی۔

کفر اور نافرمانی سے افلاس مسلّط ہوتا ہے

یہ بات ثابت ہوئی کہ کفر اور نافرمانی سے قحط اور افلاس مسلّط ہوتا ہے اور خوف کی سزا دی جاتی ہے۔ ہمارے انگریزی خواں طبقے کو خصوصاً یہ خیال رہتا ہے کہ پھر یہ سزا مغرب کے کافر اور بدکار معاشرے کو کیوں نہیں دی جاتی لیکن شاید وہ مغرب کی محض ظاہری چمک دیکھتے ہیں اندر سے واقف نہیں۔ یورپ و امریکہ میں لوگ مہمان

تک برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ بوڑھے والدین کو کھانے کے لیے کچھ دے نہیں سکتے بچوں کو سرکاری وظیفہ نہ ملے تو پال نہیں سکتے۔ باوجود اس کے کہ اکثر لوگ دو دو جگہ نوکری کرتے ہیں اور رات دن بھاگ دوڑ لگی رہتی ہے۔ یہ تو ان کا معاشی حال ہے رہا خوف تو کافر معاشرے کی سب سے خطرناک اور لاعلاج بیماری ہی خوف ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ وہ یہ تک نہیں جانتے کہ یہ خوف کس شے کا ہے جا کیسا ہے۔ اس کا نام ہی انجانا خوف FEAR OF THE UNKNOWN رکھا گیا ہے۔ بلکہ خود یہاں اپنے معاشرے میں بدکار کو دیکھ لیں کروڑپتی ہے تو بھی مقروض ہی ہوگا اور خوف زدہ بھی۔ حکومت اس کا علاج ہر طرح سے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کاش اس معاشرے میں حکماً اللہ کے احکام کی نافرمانی سے روک دیا جائے تو یہ سارا مسئلہ خود بخود حل ہو جائے۔ کہ جب بھی کسی کو ایسی سزا ملی تو اس کا سبب یہی بنا کہ ان کے پاس اللہ کا رسولؐ آیا یا اس کی تعلیمات پہنچیں۔ انہوں نے ان کا انکار کیا تو گرفتارِ بلا ہو گئے ان پر کسی نے کوئی زیادتی نہ کی بلکہ وہ خود اپنے لیے ظالم ثابت ہوئے۔

لہٰذا ضرور کھاؤ پیو کھانے پینے سے ممانعت نہیں کی گئی کہ اللہ نے یہ نعمتیں اسی لیے تو پیدا فرمائی مگر حلال یعنی جائز طریقے سے حاصل کر کے اور پاکیزہ صاف ستھری اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اگر تمہیں اس کی عظمت کا اقرار ہے اور تم اسی کی عبادت کرنے والے ہو تو۔

حلال کھانا

یہاں غذا اور کھانے کا مزاج پر اثر ہوتا ہے۔ کہ حلال اور طیّب کھانے سے شکر اور عبادت کرنے کی توفیق ارزاں ہوتی ہے اور حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق پیٹ میں حرام ہو تو نہ تو دُعا قبول ہوتی ہے اور نہ گوشت کا حصّہ جو حرام سے بنا دوزخ کی آگ سے بچ سکے گا۔

اب بڑے بڑے حرام کھانے یہ ہیں کہ اللہ نے ہر مردار کو حرام کر دیا خواہ ویسے وہ جانور حلال بھی ہو مگر بغیر ذبح کے مر گیا تو حرام ہوگا اور خون حرام ہے، خنزیر حرام ہے اور ایسا ذبح بھی حرام ہے جس پر بوقتِ ذبح اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اور ان حرام اشیاء میں سے بھی مجبور ہو کر کوئی جان بچانے کے لیے کسی قدر کھالے کہ نہ تو لذّت کی طلب ہو اور نہ محض پیٹ بھرنے کی تو اسے گناہ نہ ہوگا کہ اللہ بخشنے

والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یعنی مشرکین نے جو بہت سی اشیاء اپنی طرف سے حرام قرار دے رکھی تھیں ان میں تو صرف یہ چار چیزیں ایسی ہیں جو واقعی اللہ کی طرف سے حرام ہیں۔ باقی انہوں نے اپنی طرف سے گھڑلی ہیں۔ اور اپنی طرف سے یہ گھڑ لینا کہ فلاں چیز حلال یا حرام ہے۔ اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھنے والی بات ہے جو اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ پر بہتان باندھنے والے کبھی بھی فلاح یعنی کامیابی کا مُنہ نہیں دیکھتے۔ اگر چند روز دُنیا کی مہلت کو وہ اپنی نادانی سے کامیابی سمجھتے ہیں تو یہ کوئی بات نہیں۔ محض چند روزہ اور بہت کم فرصت ہے جس کے بعد ایسے لوگوں کے لیے بہت دردناک عذاب ہے۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں اور چیزیں حرام ہونا بھی ثابت ہے مگر مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر کے مطابق جو چیزیں مشرکین نے حرام قرار دے رکھی تھیں ان میں سے واقعتاً صرف یہ چار چیزیں ہی حرام تھیں۔ ہاں یہودیوں پر بعض اور چیزیں بھی حرام تھیں جن کا بیان قبل ازیں ہو چکا اور آپ ﷺ کو بتا دیا گیا وہ بھی اللہ کریم نے زیادتی نہیں کی تھی۔ بلکہ ان کی اپنی زیادتیوں کا نتیجہ تھا۔

اللہ کریم تو بہت بڑی رحمت و بخشش والا ہے کہ اگر عہد جہالت میں کوئی ایسی قباحتوں میں مبتلا بھی رہا ہو یا اپنی جہالت کے باعث گناہ اور نافرمانی میں مبتلا ہو بھی جائے اور پھر توبہ کر لے نیز توبہ یہ ہے کہ اپنے کردار کی اصلاح کر لے تو اللہ کی بخشش کو پالے گا۔

رکوع نمبر ۱۶ آیات ۱۲۰ تا ۱۲۸ رُبَمَا ۱۴/۲۲

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ
حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾
شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾
وَآتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي
الْآخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٢٢﴾
ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ
إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾

بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) خدا کے فرمانبردار
تھے۔ جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۲۰﴾
اُس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ خدا نے اُن کو برگزیدہ کیا
تھا۔ اور (اپنی) سیدھی راہ پر چلایا تھا ﴿۱۲۱﴾
اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی۔ اور وہ آخرت
میں بھی نیک لوگوں میں ہوں گے ﴿۱۲۲﴾
پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم
کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف کے ہو رہے تھے۔
اور مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۲۳﴾

120. Lo! Abraham was of a people obedient to Allah, by nature upright, and he was not of the idolaters;

121. Thankful for His bounties; He chose him and He guided him unto a straight path.

122. And We gave him good in the world, and in the Hereafter he is among the righteous.

123. And afterward We inspired thee (Muhammad, saying): Follow the religion of Abraham, as one by nature upright. He was not of the idolaters.

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا
فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾
ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي
هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن
ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾
وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم
بِهِ ۖ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ
هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ٩ ٢٢

ہفتے کا دن تو انہی لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے
اس میں اختلاف کیا۔ اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن انمیں
ان باتوں کا فیصلہ کر دیگا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے ﴿١٢٤﴾
اے پیغمبر لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے
کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے اُنسے مناظرہ کرو جو
اسکے رستے سے بھٹک گیا۔ تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے
اور جو رستے پر چلنے والے ہیں اُن سے بھی خوب واقف ہے ﴿١٢٥﴾
اور اگر تم انکو تکلیف دینی چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تمکو
اُنسے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنیوالوں کیلئے بہت اچھا ہے ﴿١٢٦﴾
اور صبر ہی کرو اور تمہارا صبر بھی خدا ہی کی مدد سے ہے اور انکے
بارے میں غم نہ کرو اور جو یہ بداندیشی کرتے ہیں اس سے تنگدل نہ ہو ﴿١٢٧﴾
کچھ شک نہیں کہ جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں خدا
اُن کا مددگار ہے ﴿١٢٨﴾

124. The Sabbath was appointed only for those who differed concerning it, and lo! thy Lord will judge between them on the Day of Resurrection concerning that wherein they used to differ.

125. Call unto the way of thy Lord with wisdom and fair exhortation, and reason with them in the better way. Lo! thy Lord is best aware of him who strayeth from His way, and He is Best Aware of those who go aright.

126. If ye punish, then punish with the like of that wherewith ye were afflicted. But if ye endure patiently, verily it is better for the patient.

127. Endure thou patiently (O Muhammad). Thine endurance is only by (the help of) Allah. Grieve not for them, and be not in distress because of that which they devise.

128. Lo! Allah is with those who keep their duty unto Him and those who are doers of good.

اسرار و معارف

پ ۱۴ - ع ۲۲ - اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا ..... الی ..... وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْن - ۱۲۰ تا ۱۲۸

مشرکین عرب ہوں یا یہود و نصاریٰ ان کا خود کو ابراہیم علیہ السّلام کا متبع قرار دینا اور ان عقائد و اعمال کے ساتھ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ تو بلاشبہ ایک بہت عظیم پیشوا اور اللہ کریم کے اطاعت گذار بندے تھے ان کا تو کوئی عقیدہ یا عمل خود ساختہ نہ تھا جبکہ تمہارا سارا مذہب ایجاد بندہ ہے اور وہ تو ہرگز شرک نہیں کرتے تھے جس پہ تمہارے مذاہب کی بنیاد ہے نیز وہ اللہ کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرنے والے تھے اور اللہ کے چُنے ہوئے بندے تھے۔ کہ ساری عمر معاشرے حکومت اور ہر طاغوت سے ٹکر لی مگر اللہ کی اطاعت کا دامن نہ چھوڑا۔ اولاد و ازواج اور گھر بار کی محبت انہیں اللہ کی راہ میں ہجرت سے مانع نہ ہو سکی۔ اہلیہ اور لختِ جگر کو ویران صحرا میں چھوڑ دیا تو اللہ نے انہیں منتخب فرما کر ایک عالم کا پیشوا و مقتدا کر دیا اور دارِ دُنیا میں بہت بلند مقام بخشا جبکہ دارِ آخرت میں بھی وہ اللہ کے پسندیدہ اور نیک بندوں میں ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ کو اے حبیب وحی فرمائی کہ آپ بھی حضرت ابراہیم کی ملت پہ کاربند

ہوں یعنی اللہ کی اطاعت اسی جذبے اور طریقے سے کریں کہ ان کا طریق اطاعت مثالی تھا کہ وہ بالکل سیدھے اور کھرے تھے اور ہرگز ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے جیسا کہ یہ لوگ مبتلا ہیں نہ وہ رسومات میں گرفتار تھے جس طرح ان لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہیں اور یہ حلال و حرام یا دنوں کی تخصیص ابراہیم علیہ السلام پر لازم نہ تھی نہ وہ کرتے تھے جیسا کہ یہ لوگ کرتے ہیں۔

بغیر ارشادِ نبویؐ دنوں کو باعثِ برکت یا عہد بنا لینا ویسا ہی ہے جیسا حرام حلال اپنی طرف سے ایجاد کرنا اور یہ سخت جُرم ہے۔

مثلاً ہفتہ کی خاص تعظیم ہی کو لیں تو بھلا انہیں اس کا حکم کس نے دیا وہ تو انہی خاص لوگوں کے ساتھ خاص تھا جنہوں نے اس میں اختلاف کیا کسی نے مانا اور کسی سے نہ مانا یا حیلے حوالے کئے اور تباہ ہوگئے نیز اس کا حقیقی بدلہ تو قیامت کے روز پائیں گے اور سارے اختلافات کا فیصلہ ہو جائے گا تو ثابت ہوا کہ دنوں کی تخصیص یا عہد قرار دینا بھی اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا اپنی طرف سے چیزوں کو حلال یا حرام ٹھہرانا ہے۔

آپ ﷺ کا کام دعوتِ الی اللہ ہے۔ لہٰذا لوگوں کو بڑی حکمت سے اور نصیحت کرنے کے انداز میں اپنے رب کی طرف دعوت دیجئے۔

طریقِ دعوت

یہاں یہ بات طے ہوگئی کہ نبوت کا مقصدِ اصلی لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے۔ اسلامی ریاست کا قیام، فوج اور جہاد، عدلیہ اور انتظامیہ یہ سب کچھ صرف اس ایک کام کے حصول کی خاطر ہے۔ لہٰذا جہاں یہ سب کچھ تو ہو مگر قوانین اللہ کے رائج نہ ہوں اور ریاست و حکومت مذہب کو لوگوں کا ذاتی معاملہ کہہ کر الگ ہو جائے اور تمام کوششیں یعنی فوج اور رسول سب محض چند افراد کے اقتدار کے تحفظ کی خاطر ہوں ایسی ریاست نہ اسلامی ہے نہ اِسے اسلامی کہا جائے گا اور اسے اسلامی بنانا بقدرِ استطاعت ہر مسلمان کا پہلا فرض ہے کہ اصل کام دین کا احیاء بندوں کو اللہ کے قریب کرنا اور صرف اُس کی بندگی پہ لگانا ہے۔ اب اس کے لیے اسلوب کیا ہوگا۔ بہت حکمت اور دانشمندی سے

دعوت دی جائے گی نیز موعظہ حسنہ یعنی بہترین نصیحت کے انداز میں کہ نصیحت کا انداز ایسا ہوتا ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نصیحت کرنے والا جیسے نصیحت کر رہا ہے خود اس کی بہتری کی فکر میں ہے۔ لہٰذا بات کرنے میں اسلوب ایسا ہو کہ سُننے والا یہ سمجھ سکے کہ اللہ کی اطاعت کرنا خود میری ضرورت ہے۔ اور میرے ہی بھلے کی بات ہے۔ یہ شخص دین کے نام پر اپنے آپ کو میرے اُوپر مسلّط نہیں کر رہا۔ تو دو باتیں دعوت کی جان ہیں۔ اوّل حکمت یعنی ضرورت، موقع اور حالات کا تقاضا دیکھ کر بات کی جائے اس میں یہ سب شامل ہے کہ لوگ کس طرح کی نافرمانی میں گرفتار ہیں وُہ شرک ہے یا کفر ہے یا بدعات میں پھنسے ہیں۔ پھر ان کی عملی استعداد کیا ہے۔ کس انداز کی بات سمجھ سکیں گے۔ اُن کا دُنیاوی مقام و مرتبہ کیسا ہے۔ غرض مخاطب کی ضرُورت اور حالت کا پُورا لحاظ رکھا جائے گا اور بات موعظہ حسنہ میں کی جائے گی۔ موعظہ خود نصیحت کا نام ہے جس میں مخاطب کی بہتری اور بھلائی مقدم ہو جبکہ اس پر حسنہ کا اضافہ بھی ہے کہ یہ کام بہت ہی خوبصُورت اور مخلصانہ انداز میں کیا جائے۔

اور تیسری بات مجادلہ یعنی بحث و مناظرہ ہے کہ مخاطب یا ان کا کوئی فرد اپنی بات کو سچا اور داعی کی بات کو غلط ثابت کرنے کے لیے بحث کرتا ہے۔ یا مناظرہ کرتا ہے تو اس میں بھی بحث کے حُسن کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ مباحثہ یا مناظرہ کا حُسن یہ ہے کہ حق کو ثابت کرنے کے لیے سب کام ہو۔ محض دوسرے فریق کو رُسوا کرنے یا اپنا علمی مقام و مرتبہ منوانے کے لیے نہ ہو نیز بات کرنے میں پُورا ادب و احترام رکھا جائے اور طعنہ زنی نہ کی جائے۔ کتاب اللہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں خصوصاً فرعون جیسے ظالم اور قطعی کافر اور اپنے آپ کو خُدا کہلوانے والے جابر کو بھی دعوت دینے کے لیے موسیٰ و ہارون علیہم السّلام کو فرمایا بات مزید ار لہجے میں کیجئے گا۔ لہٰذا اس سے بڑا بدبخت کون ہو گا جو اللہ کے دین کو پہنچانے اللہ کی عظمت کی بجائے اپنی بڑائی منوانا چاہے۔ اس میں علماء اور مقتدا یعنی پیرانِ کرام کے لیے بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام دعوت الی اللہ ہے اس کے بعد کون گمراہی اختیار کرتا ہے اور کون ہدایت کا راستہ اپناتا یہ سب اللہ کریم کے علم میں ہے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا تو لازمی ہے۔ کفار یا معاندین جسمانی ایذا پہنچانے سے بھی نہ چوکیں گے لہٰذا اگر ایسی صُورت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدلہ لینا

درست ہے مگر اسی حد تک کہ جب آپ قابو پائیں تو اتنی ہی ایذا اس کو دی جائے۔ لیکن اگر اس حال پر صبر اختیار کیا جائے اور درگذر سے کام لیا جائے اور صبر کرنے والے کے لیے بھی بہت اعلٰے بات ہے۔ اور جہاں تک آپؐ کی ذاتِ عالی کا تعلق ہے تو آپ کو تو صبر ہی زیبا ہے کہ اللہ کی توفیق آپ کے ساتھ ہے۔ کفّار و مشرکین کی ایذاؤں پہ اور مومنین کے ساتھ ان کی زیادتیوں پہ قطعاً دلگیر نہ ہوں کہ ان کی یہ حیلہ سازیاں آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔

معیت ذاتی

آپ ﷺ کو اور آپؐ سے فیض پانے والوں کو تو احسان یعنی کیفیاتِ قلبی کے اعتبار سے نہایت خلوص کے ساتھ قربِ الٰہی اور تقویٰ یعنی تعلّق باللہ حاصل ہے اور ایسے لوگوں کو اللہ کی ذاتی معیت حاصل ہوتی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے۔ دُنیا داروں کی سازشیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔